SUN.05.April.2026
VOLUME: 22 NO: 82
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ نانڈیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور نانڈیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 05/اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 82
16/شوال، المکرم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

'امریکی پائلٹ پکڑیے، دیے جائیں گے 55 لاکھ روپے'

جنگی طیارہ 'ایف-15' گرانے کے بعد ایران کا اعلان

تہران: ۴/اپریل (ایجنسیز): ایران نے جمعہ (3 اپریل) کو امریکی 'ایف-15' لڑاکا طیارہ کو مار گرانے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد امریکی پائلٹ ایران کی زمین سے لاپتہ ہوگیا ہے۔ ایران کی فوج اور اسلامی انقلابی گارڈ (آئی آر جی سی) اب اس پائلٹ کی تلاش میں مصروف ہوگئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق مقامی انتظامیہ نے لوگوں سے کہا ہے کہ اگر کوئی دشمن کے فوج کو پکڑتا ہے یا مارتا ہے تو اسے انعام دیا جائے گا۔ یہ صورتحال امریکہ کے لیے تشویش میں اضافہ کرنے والی ہے۔ صوبہ کہگیلویہ و بویراحمد کے گورنر نے امریکی پائلٹ کو پکڑ کر سونپنے پر 10 ارب تومان یعنی تقریباً 55 لاکھ روپے دینے کی بات کہی ہے۔ امریکی افسران کے مطابق اس 'ایف-15' ای طیارہ میں 2 پائلٹ سوار تھے۔ ان میں سے ایک کو جمعہ ریسکیو کر لیا گیا، لیکن دوسرے کی تلاش اب بھی جاری ہے۔ اس درمیان ایران نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس نے ایک اور امریکی طیارہ 'اے-10' کو نشانہ بنایا ہے، جو کویت میں جا کر کریش ہوگیا۔ حالانکہ اس کا پائلٹ وقت رہتے باہر نکل گیا اور بچ گیا۔ امریکی افسران کا کہنا ہے کہ جمعہ کو لاپتہ پائلٹ کو تلاش کرنے کے لیے امریکہ نے ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ اس کے تحت ہیلی کاپٹر اور دوسرے طیارے بھیجے گئے، لیکن ان پر بھی ایران کی جانب سے فائرنگ ہوئی۔ حالانکہ یہ طیارے کسی طرح محفوظ بارہ نکلنے میں کامیاب رہے۔ یہ واقعہ امریکہ کے لیے ایک بڑا دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ گزشتہ 23 سالوں میں یہ پہلی بار ہے جب کسی جنگ میں امریکی لڑاکا طیارہ کو مار گرایا گیا ہے۔ اس سے قبل 2003 میں عراق جنگ کے دوران ایسا ہوا تھا۔ اب ڈر ہے کہ اگر لاپتہ پائلٹ زندہ پکڑا گیا تو اسے یرغمال بنایا جا سکتا ہے، اس کے بعد جنگ مزید سنگین ہو سکتی ہے۔ اس درمیان ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے امریکہ پر طنز کستے ہوئے کہا کہ یہ جنگ اب حکومت کی تبدیلی سے گھٹ کر پائلٹ کی تلاش تک محدود ہوگئی ہے۔ دوسری جانب امریکہ کے اندر بھی اس جنگ کے حوالے سے اختلافات سامنے آرہے ہیں۔ کچھ لوگ زمینی حملے کے خلاف ہیں، وہ عراق اور ویتنام کی جنگ کی پرانی غلطیوں کو یاد دلا رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ نے ہزاروں فوجیوں کو مشرق وسطیٰ میں بھیج دیا ہے، جس کی وجہ سے 'گراؤنڈ آپریشن' کا خدشہ بھی بڑھ گیا ہے۔

'سرکاری عمارتوں میں اب بھی چینی کیمرے کیوں نصب ہیں؟'

دہلی: ۴/اپریل (ایجنسیز): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے سرکاری عمارتوں میں چینی سی سی ٹی وی کیمروں کے استعمال پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ ساتھ ہی مودی حکومت سے کئی تلخ سوال بھی پوچھے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'فیس بک' پر لکھا کہ "حکومت نے حال ہی میں چینی سی سی ٹی وی کیمروں کے عوامی استعمال پر پابندی عائد کی تھی، لیکن سرکاری عمارتوں کے اندر چینی کیمرے اب بھی لگے ہوئے ہیں۔ ممنوعہ چینی ایپس بدلے ہوئے ناموں کے ساتھ پھر سے سامنے آرہے ہیں۔ غیر ملکی اے آئی پلیٹ فارم حساس ڈیٹا پروسیس کر رہے ہیں اور حکومت کے پاس ان سب پر کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔" کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے پوسٹ میں آگے لکھا کہ "میں نے پارلیمنٹ میں الیکٹرانکس اور آئی ٹی کی وزارت سے سوال پوچھا۔ جواب میں بہت کچھ کہا گیا، لیکن جو پوچھا گیا تھا اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔" راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں اٹھائے گئے اپنے سوالات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ "ہمارے کیمرے کن ممالک سے آئے؟ ان میں سے کتنے سیکورٹی کے لحاظ سے تصدیق شدہ ہیں؟ کون سے غیر ملکی اے آئی پلیٹ فارم سرکاری ڈیٹا پروسیس کر رہے ہیں؟ کون سی ممنوعہ ایپس بدلے ناموں کے ساتھ اب بھی چل رہی ہیں؟" راہل گاندھی کے مطابق وزارت کے جواب میں نہ کوئی تعداد، نہ کوئی جواب اور نہیں کسی بھی ایک پلیٹ فارم کا نام سامنے آیا۔ راہل گاندھی نے حکومت کے جوابی خط کو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "5 سال قبل یہ ماننے کے بعد کہ حکومت کے زیر استعمال 10 لاکھ چینی کیمرے ڈیٹا ٹرانسفر کا خطرہ پیدا کرتے ہیں، آج بھی حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ جو کیمرے آج ہم پر نظر رکھ رہے ہیں وہ محفوظ ہیں یا نہیں۔" کانگریس لیڈر کے مطابق حکومت کا یہ عمل جان بوجھ کر ہندوستان کو اندھیرے میں رکھنے کی سازش ہے۔ مودی حکومت اپنی ناکامی پر پردہ ڈال کر غیر ملکی نگرانی کی حقیقت چھپا کر ہر شہری کی حفاظت کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔

ایل پی جی لے کر آبنائے ہرمز سے گزرتے ہوئے بہ حفاظت ہندوستان کی طرف بڑھا 'گرین سانوی' جہاز

مشرق وسطیٰ میں جاری شدید جنگ کی چنگاری نے پوری دنیا کو بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ خصوصاً ایندھن کی سپلائی رخنہ انداز ہونے سے کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے باعث سب سے زیادہ پریشانی خام تیل اور گھریلو گیس کی فراہمی کو لے کر ہے۔ تاہم اس عالمی بحران کے درمیان ہندوستان کے لیے اچھی بات یہ ہے کہ کچھ جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ 3 اپریل کی دیر شب ہندوستان کا ساتواں ایل پی جی ٹینکر 'گرین سانوی' دنیا کے خطرناک ترین سمندری راستوں میں شمار ہونے والے آبنائے ہرمز کو بحفاظت عبور کرتے ہوئے ہندوستان کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھ گیا ہے۔ 28 فروری کو مشرق وسطیٰ میں تنازعہ شروع ہونے کے بعد حالات تیزی سے بگڑتے چلے گئے اور ہنوز کشیدگی بڑھی ہوئی ہے۔ جنگ شروع ہونے کے فوراً بعد ایران نے نہایت اہم اسٹریٹجک راستہ آبنائے ہرمز کو بند کرنے کا اعلان کر دیا، جس کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے لیے اس راستے سے گزرنا تقریباً ناممکن ہوگیا۔ کئی جہاز حملوں کا نشانہ بھی بنے اور دنیا بھر کی شپنگ کمپنیاں اس راستے سے گریز کرنے لگیں۔ ایسے خوفناک ماحول میں ہندوستان نے سفارتی حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایرانی حکام سے بات چیت کی، جو کامیاب رہی۔ ایران نے ہندوستان کے لیے نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے ہندوستانی جہازوں کو اس راستے کے استعمال کی خصوصی اجازت دے دی۔ بہرحال، 'گرین سانوی' ایک وسیع گیس بردار جہاز (وی ایل جی سی) ہے، جو 6 اپریل کو ہندوستان پہنچ سکتا ہے۔ جاپان کی عالمی شپنگ کمپنی متسوئی او ایس کے لائنز کی ہندوستانی شاخ ایم او ایل انڈیا کا یہ جہاز تقریباً 50000 ٹن گیس کی گنجائش رکھتا ہے اور اس مرتبہ تقریباً 47000 ٹن ایل پی جی لے کر محفوظ طریقے سے ہندوستان پہنچ رہا ہے۔ اس سے قبل شیوالک، نندا دیوی اور پائن گیس سمیت 6 دیگر جہاز بھی اسی خطرناک راستے سے ایندھن لے کر ہندوستان آچکے ہیں۔ حالانکہ بحران مکمل طور پر ختم نہیں ہوا ہے۔ ذرائع کے مطابق ایل پی جی ٹینکر 'گرین آشا' اور 'جگ وکرم' سمیت تقریباً 17 ہندوستانی جہاز اب بھی آبنائے ہرمز کے قریب سمندر میں پھنسے ہوئے ہیں، جن کی جلد بحفاظت واپسی کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتہ ایرانی انتظامیہ نے اپنی پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ، اسرائیل اور ان کے اتحادیوں کے علاوہ دیگر ممالک آبنائے ہرمز کا استعمال کر سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ ایرانی حکام کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھیں۔

پٹرول اور ڈیزل کے بعد سی این جی بھی ہوئی مہنگی، 'ٹورنٹ گیس' نے بڑھائی قیمت

دہلی: ۴/اپریل (ایجنسیز): ملک میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اثر اب مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ کمرشل گیس سلنڈر اور ہوائی جہاز میں استعمال ہونے والے ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے بعد اب سی این جی کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ہے۔ اس بار 'ٹورنٹ گیس' کمپنی نے سی این جی کی قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ اس سے قبل 'نایرا' کمپنی پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھا چکی ہیں۔ حالانکہ اب تک سرکاری تیل کمپنیوں کی جانب سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت خام تیل کی قیمت تقریباً 110 ڈالر فی بیرل تک پہنچ چکی ہے، جس کا براہ راست اثر آہستہ آہستہ ملک کے مختلف ایندھنوں پر نظر آرہا ہے۔ 'ٹورنٹ گیس' کمپنی نے سی این جی کی قیمت میں 2 روپے 50 پیسے فی کلوگرام کا اضافہ کیا ہے۔ اس اضافے کے بعد عام لوگوں کی تشویش میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے ان کے روزمرہ کے اخراجات پر اضافی بوجھ پڑے گا، جبکہ آٹو ڈرائیوروں نے بتایا کہ مسلسل ایندھن کی قیمتوں میں اضافے سے ان کی آمدنی پر براہ راست اثر پڑ رہا ہے اور منافع کم ہوتا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ سی این جی کی قیمت میں یہ اضافہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب یکم اپریل سے کمرشل گیس سلنڈر کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ہے۔ دہلی میں 19 کلوگرام والے کمرشل سلنڈر کی قیمت 195 روپے 50 پیسے کے اضافے کے ساتھ اب 2078 روپے اور 50 پیسے ہوگئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی چھوٹے 5 کلوگرام والے سلنڈر بھی مہنگے ہوگئے ہیں۔ حالانکہ گھریلو گیس سلنڈر کی قیمت میں گزشتہ ماہ ہوئے اضافے کے بعد اب کوئی نئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عالمی سطح پر اور خاص طور سے مغربی ایشیا میں حالات کشیدہ ہونے اور خام تیل کی سپلائی میں رکاوٹ کی وجہ سے ایندھن کی قیمتوں پر مسلسل دباؤ بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہوائی جہاز میں استعمال ہونے والے ایندھن کی قیمت میں اضافہ ہوگیا ہے، جس کا اثر ہوائی سفر کے کرایہ پر پڑ رہا ہے۔ ان بڑھی ہوئی قیمتوں کا اثر ٹرانسپورٹ، ہوٹل کے کاروبار اور دیگر کئی شعبوں پر صاف طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ تاجر اور عام صارفین دونوں ہی بڑھتے ہوئے اخراجات سے پریشان ہیں۔

فلاح یونیورسٹی کے بانی جواد احمد کو جیل بھیجا گیا

نئی دہلی: ۴/اپریل: سماعت کورٹ نے ہفتے کے روز جواد احمد صدیقی اور دو دیگر ملزمان کو دوسرے منی لانڈرنگ کیس میں عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ انہیں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی 10 روزہ حراست کے بعد عدالت میں پیش کیا گیا۔ صدیقی کو ایک زمین کے لین دین سے متعلق کروڑوں روپے کے منی لانڈرنگ کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج (ASJ) شیتل چودھری پردھان نے تمام تین ملزمان یعنی جواد احمد صدیقی، شریوم چوہان اور ونود کمار کو 17 اپریل تک عدالتی تحویل میں رکھنے کا حکم دیا۔ ED نے SPP سامن بینیا مین کے ذریعے 14 دن کی عدالتی تحویل کی درخواست دائر کی تھی۔ عدالت نے دلائل سننے کے بعد درخواستیں منظور کیں اور تمام ملزمان کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ سماعت کے دوران، وکیل طالب مصطفیٰ، وشوندر تومر اور کیتن کمار نے جواد احمد صدیقی کے لیے دلائل دیے اور عدالتی تحویل میں بستر اور مچھر دانی کی فراہمی کی درخواست کی۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ ملزم کو اپنے چشمے اور دوائی رکھنے کی اجازت دی جائے۔ عدالت نے حکم دیا کہ جواد احمد صدیقی عدالتی تحویل میں اپنے چشمے اور ڈاکٹر کے مطابق دوائی رکھ سکتے ہیں۔ عدالت نے جیل حکام کو ہدایت دی کہ جیل مینول کے مطابق بستر اور مچھر دانی فراہم کریں۔ عدالت نے شریوم چوہان کو بھی عدالتی تحویل میں اپنے چشمے اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوائی رکھنے کی اجازت دے دی۔ یہ دوسرا منی لانڈرنگ کیس ہے جس میں جواد احمد صدیقی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پہلی منی لانڈرنگ کیس میں وہ پہلے ہی عدالتی تحویل میں تھے جب ED نے انہیں گرفتار کیا تھا۔ ED نے پہلے منی لانڈرنگ کیس میں چارجرشیٹ دائر کر دی ہے۔ دہلی پولیس کرائم برانچ نے ان کے خلاف دو اور مقدمات بھی درج کیے ہیں۔

مسلم تنظیمیں ہندوستان کو اسلامی ملک بنانے کے لئے کوشاں: گری راج سنگھ

بیگوسرائے (بہار): ۴/اپریل: مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے یکساں سول کوڈ (UCC) کے نفاذ کی حمایت کرتے ہوئے الزام لگایا کہ کچھ مسلم تنظیمیں بھارت کو ایک اسلامی ملک بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہفتہ کے روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ یونیفارم سول کوڈ اور "ون نیشن، ون لا" جیسے قوانین وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے دور میں ملک بھر میں نافذ کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا، "مسلم تنظیمیں بھارت کو اسلامی ملک بنانا چاہتی ہیں، لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ ون نیشن، ون لا اور یو سی سی وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے دور میں نافذ ہوگا۔" گری راج سنگھ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے آسام میں دوبارہ اقتدار میں آنے کی صورت میں اپنے انتخابی منشور میں یو سی سی نافذ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بدھ کے روز آسام انتخابات کے لیے بی جے پی کا منشور جاری کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اتراکھنڈ اور گجرات کی طرز پر یو سی سی نافذ کرنے اور مبینہ "لو جہاد" کے خلاف کارروائی کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یو سی سی کا اطلاق آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت آنے والے علاقوں اور قبائلی برادریوں پر نہیں ہوگا۔ سرما نے کہا، "ہم آسام کو ملک کی سب سے ترقی یافتہ ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کسی پر منحصر نہیں رہنا چاہتے بلکہ ملک کی تعمیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اپنے سنکلپ پتر میں ہم نے 31 وعدے کیے ہیں۔ ہم چھٹے شیڈول اور ایس ٹی علاقوں کو چھوڑ کر آسام میں یو سی سی نافذ کریں گے۔ ہم لو جہاد کے خلاف سخت اقدامات کریں گے، سیلاب سے پاک آسام بنانے کی کوشش کریں گے اور ابتدائی دو برسوں میں 18000 کروڑ روپے خرچ کریں گے۔" ریاست کی تمام 126 اسمبلی نشستوں پر 9 اپریل کو ایک ہی مرحلے میں ووٹنگ ہوگی جبکہ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو کی جائے گی۔ آسام میں اس بار 126 رکنی اسمبلی کے لیے موجودہ بی جے پی قیادت والے این ڈی اے اور کانگریس کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ بی جے پی اس انتخاب میں آسام گنا پریشد (AGP) اور بوڈولینڈ پیپلز فرنٹ (BPF) کے ساتھ مل کر میدان میں ہے۔ این ڈی اے تیسری بار مسلسل اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، جبکہ کانگریس برسر اقتدار جماعت کو شکست دے کر واپسی کی امید رکھتی ہے۔

ایل پی جی کی قلت: بہاری مزدوروں کی واپسی، اسٹیشنوں پر اژدہام

پٹنہ: ۴/اپریل: مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے اثرات اب بھارت میں بھی محسوس کیے جا رہے ہیں، جہاں ایل پی جی (LPG) کی قلت نے خاص طور پر بہار کے مہاجر مزدوروں کی زندگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ گیس کی دستیابی میں کمی اور قیمتوں میں اضافے کے باعث کئی مزدور اپنے کام چھوڑ کر واپس اپنے آبائی علاقوں کی طرف لوٹنے پر مجبور ہوگئے ہیں، جس سے ریلوے اسٹیشنز پر رش بڑھ گیا ہے۔ پٹنہ ریلوے اسٹیشن پر پنجاب اور دہلی سے واپس آنے والے مزدوروں نے بتایا کہ گیس سلنڈر حاصل کرنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے۔ کئی افراد کو لمبی قطاروں میں انتظار کرنا پڑتا ہے، جبکہ کچھ کا کہنا ہے کہ بلیک مارکیٹ میں گیس بہت زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہی ہے، جو ان کی پہنچ سے باہر ہے۔ ایک مزدور سنیل، جو پیشے کے لحاظ سے پینٹر ہیں، نے بتایا کہ ان کی یومیہ آمدنی اتنی نہیں کہ مہنگے سلنڈر خرید سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کمائی ہی 400 سے 500 روپے ہو تو 300 سے 400 روپے فی کلو گیس خریدنا ممکن نہیں، اسی لیے وہ واپس گاؤں آگئے ہیں۔ ایک اور مزدور محمد عالم خان کے مطابق گیس کی کمی نے ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے، جس کے باعث وہ جنگل سے لکڑیاں جمع کر کے چولہے پر کھانا پکانے پر مجبور ہیں۔ نئی دہلی سے آنے والے گجیندر کمار نے بتایا کہ بلیک مارکیٹ میں ایک سلنڈر کی قیمت تقریباً 4000 روپے تک پہنچ گئی ہے، جس کے باعث انہیں اپنی ملازمت چھوڑنی پڑی اور گاؤں واپس آنا پڑا، جہاں کم از کم لکڑی سے کھانا پکایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دیوانند کمار، جو پنجاب سے آئے ہیں، نے کہا کہ گیس کی عدم دستیابی نے روزمرہ زندگی کو مشکل بنا دیا ہے، کیونکہ شہروں میں نہ گیس مل رہی ہے اور نہ ہی لکڑی آسانی سے دستیاب ہے۔ رنکی کماری نامی خاتون نے بتایا کہ تین بچوں کی کفالت کے ساتھ مہنگی گیس خریدنا ممکن نہیں، اسی لیے وہ بھی اپنے گاؤں واپس آگئی ہیں تاکہ کم از کم بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔ دوسری جانب، Ministry of Petroleum and Natural Gas نے یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت پیٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی کی فراہمی کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔ وزارت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ گھبراہٹ میں غیر ضروری خریداری سے گریز کریں۔ وزارت کے مطابق موجودہ جغرافیائی و سیاسی صورتحال کے باعث سپلائی متاثر ضرور ہوئی ہے، لیکن ملک میں کہیں بھی گیس کی مکمل قلت (dry-out) کی اطلاع نہیں ہے۔ آن لائن بکنگ میں اضافہ ہوا ہے اور سپلائی کے نظام کو شفاف بنانے کے لیے ڈیلیوری آتھنٹیکیشن کوڈ (DAC) کے استعمال کو بھی بڑھایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق 4 اپریل کو ملک بھر میں تقریباً 55 لاکھ گھریلو ایل پی جی سلنڈر فراہم کیے گئے، جبکہ حکومت مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات کم کی جا سکیں۔

کیرالہ میں ششی تھرور کے قافلے پر حملہ

نئی دہلی: ۴/اپریل (ایجنسیز): کانگریس کے رکن پارلیمان ششی تھرور کے قافلے پر حملہ کیا گیا ہے۔ وہ کیرالا کے ضلع ملاپورم میں کانگریس امیدوار کے حق میں انتخابی مہم چلانے گئے تھے۔ اسی دوران کچھ نامعلوم افراد نے ان کے قافلے کو روک لیا، اس کے علاوہ ان کے ساتھ موجود مسلح محافظ کو بھی مارا پیٹا گیا۔ پولیس نے اس واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے دو افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق ششی تھرور، متحدہ جمہوری محاذ کے امیدوار اے پی انیل کمار کی حمایت میں مہم چلانے کے لیے مالاپورم پہنچے تھے۔ وہاں کچھ نامعلوم افراد نے ان کے قافلے کو روک دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ایک گاڑی سے چند لوگ اترے اور انہوں نے تھرور کے قافلے کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اس کے بعد ان نوجوانوں نے زور زور سے تھرور کی گاڑی کے شیشوں پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ششی تھرور کا مسلح محافظ فوراً گاڑی سے باہر نکلا اور ان نوجوانوں کو روکنے کی کوشش کی۔ اسی دوران ہاتھا پائی شروع ہوگئی اور ان نامعلوم افراد نے محافظ کے ساتھ مار پیٹ کی۔ اس واقعے کو ششی تھرور کی حفاظت میں ایک بڑی کوتاہی مانا جا رہا ہے، اسی وجہ سے پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے دو افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ اطلاع کے مطابق کیرالا اسمبلی کی 140 نشستوں کے لیے 9 اپریل کو ووٹنگ ہوگی۔ اس کے بعد 4 مئی کو ووٹوں کی گنتی ہوگی اور نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ مقابلہ بنیادی طور پر تین اتحادوں کے درمیان ہے بی بائیں بازو کی جماعتوں کا محاذ، کانگریس کی قیادت والا متحدہ جمہوری محاذ، اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والا قومی جمہوری اتحاد۔ پچھلے اسمبلی انتخابات میں بائیں بازو کے محاذ نے 99 نشستیں حاصل کر کے بڑی کامیابی درج کی تھی، جبکہ متحدہ جمہوری محاذ کو 41 نشستیں ملی تھیں۔ یاد رہے کہ کیرالا اسمبلی میں کل 140 نشستیں ہیں۔

آئی آئی ایم رائے پور نے اپنا نام بنایا: جے شنکر

رائے پور: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کے روز چھتیس گڑھ میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ رائے پور کے 15 ویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کے بعد ادارے کی ترقی کی بھرپور تعریف کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جے شنکر نے کہا، "پروگرام بہت اچھا رہا۔ ہم نے آئی آئی ایم رائے پور کا دورہ کیا اور اس کی شاندار ترقی دیکھی۔ اب اس ادارے نے اپنی ایک پہچان بنالی ہے۔ انہوں نے تقریب کے دوران طلبہ سے اپنی ملاقات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے ان طلبہ سے بھی ملاقات کی جو کانووکیشن کے لیے آئے تھے۔

انھوں نے کیرالہ کو لوٹا: جے پی نڈا

ترواننت پورم (کیرالہ): ۴/اپریل: مرکزی وزیر جے پی نڈا نے ہفتہ کے روز ترواننت پورم میں حکمران جماعتوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ انہوں نے گزشتہ 15 برسوں میں ملک کی دولت اور مقدس سونے کو لوٹا ہے، اور ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ 9 اپریل 2026 کو ہونے والے کیرالہ اسمبلی انتخابات میں ان کی جماعت کو مینڈیٹ دیں۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے نڈا نے کہا، ہمیں مینڈیٹ دیں، ہم ان تمام مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لائیں گے۔ گزشتہ پندرہ سالوں میں انہوں نے ملک کے سونے کو بھی نہیں بخشا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا، نام نہاد متحدہ گروہ عوام، قومی وسائل اور یہاں تک کہ مقدس سونے کو بھی لوٹ رہے ہیں۔ ان کے اقدامات نے عام شہری اور ملک کے وسائل کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ نڈا نے یقین دہانی کراتے ہوئے کہا، "میں اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں اقتدار میں لاتے ہیں تو ہم ہر اس فرد اور جماعت کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں گے جو غلط کاموں میں ملوث ہے۔ انہیں جیل بھیجا جائے گا۔ مرکزی وزیر کا یہ بیان 9 اپریل 2026 کو ہونے والے کیرالہ اسمبلی انتخابات سے قبل سامنے آیا ہے، جہاں بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے حکمران سی پی آئی (ایم) کی قیادت والے لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) کو اقتدار سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے، جو تقریباً ایک دہائی سے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین کی قیادت میں ریاست پر حکومت کر رہا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے 15 مارچ کو اعلان کیا تھا کہ 2026 کے کیرالہ اسمبلی انتخابات ایک ہی مرحلے میں 9 اپریل کو ہوں گے جبکہ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو کی جائے گی۔ موجودہ اسمبلی کی مدت 23 مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے 140 رکنی کیرالہ اسمبلی پر قبضہ جمانے کے لیے کوشاں ہے، جبکہ ایل ڈی ایف گزشتہ تقریباً دس برسوں سے اقتدار میں ہے۔ 2021 کے کیرالہ اسمبلی انتخابات 6 اپریل کو ایک ہی مرحلے میں ہوئے تھے اور نتائج 2 مئی کو اعلان کیے گئے تھے۔ ان انتخابات میں ایل ڈی ایف نے 99 نشستیں جیت کر دوبارہ حکومت بنائی، جو 1977 کے بعد پہلی بار تھا کہ کوئی حکمران اتحاد مسلسل دوسری بار اقتدار میں آیا ہو۔ یو ڈی ایف نے 41 نشستیں حاصل کیں، جبکہ این ڈی اے کو ووٹ شیئر میں کمی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ اپنی واحد نشست بھی ہار گئی۔ اس کامیابی کے بعد پنارائی وجین کیرالہ کے پہلے وزیر اعلیٰ بنے جو پانچ سالہ مدت مکمل کرنے کے بعد دوبارہ منتخب ہوئے۔ ووٹ شیئر کے لحاظ سے ایل ڈی ایف کو 5.41 فیصد ووٹ ملے، جبکہ یو ڈی ایف کو 4.38 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے کو 4.11 فیصد ووٹ ملے لیکن وہ کوئی نشست جیتنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ 2021 میں انفرادی جماعتوں میں سی پی آئی (ایم) 62 نشستوں اور 5.25 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری۔ انڈین نیشنل کانگریس نے 21 نشستیں اور 2.25 فیصد ووٹ حاصل کیے، جبکہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے 17 نشستیں جیتیں۔ یو ڈی ایف کی اہم اتحادی انڈین یونین مسلم لیگ نے 15 نشستیں حاصل کیں۔

☆☆☆☆☆

ورقِ تازہ

اداریہ 05 April 2026

انسانی صحت سے کھلواڑ

خالق کائنات نے موسموں کی تبدیلی اور پھلوں کے پکنے کے لیے ایک مخصوص فطری نظام وضع کیا ہے، لیکن ہوسِ زر اور راتوں رات منافع کمانے کی دوڑ نے انسان کو اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ اب وہ قدرت کے ان اصولوں کو پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کر رہا۔ حالیہ برسوں میں پھلوں اور فصلوں کو مصنوعی طریقے سے پکانے اور انہیں وقت سے پہلے بڑا کرنے کے لیے جس طرح خطرناک کیمیکلز کا استعمال بڑھا ہے، وہ معاشرے کے لیے ایک خاموش زہر بن چکا ہے۔ پھلوں کو مصنوعی طور پر پکانے کے لیے استعمال ہونے والے کیمیکلز، بالخصوص کیلشیم کاربائیڈ اور دیگر ممنوعہ مادے انسانی جسم کے لیے کسی ایٹمی فضلے سے کم نہیں۔ ان کیمیکلز کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کچے پھل چند گھنٹوں میں رنگ بدل کر دلکش نظر آنے لگیں تاکہ انہیں مہنگے داموں فروخت کیا جا سکے۔ لیکن اس ظاہری چمک دمک کے پیچھے کینسر، گردوں کی بیماریاں اور معدے کے شدید امراض چھپے ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ ایک عام شہری اپنی صحت کی بہتری کے لیے پھل خریدتا ہے، مگر اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ دراصل اپنی موت کا سامان گھر لے جا رہا ہے۔ فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور انہیں غیر معمولی طور پر بڑا دکھانے کے لیے ہارمونز کے انجکشن اور مضرِ صحت کھادوں کا استعمال اب ایک عام رواج بنتا جا رہا ہے۔ زمین کی فطری زرخیزی کو مصنوعی سہارا دے کر جو فصلیں حاصل کی جا رہی ہیں، وہ غذائیت سے خالی اور زہریلے اثرات سے بھرپور ہیں۔ کسانوں اور بیوپاریوں کا ایک بڑا طبقہ زیادہ منافع کی لالچ میں اس بات کو یکسر فراموش کر چکا ہے کہ ان کے اس عمل سے نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آنے والی نسلوں کی صحت بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ یہ مصنوعی نشوونما دراصل انسانی بقا کے خلاف ایک منظم جرم ہے۔

مارکیٹ میں سپلائی کیے جانے والے ان زہریلے پھلوں اور سبزیوں پر نگرانی کا نظام اس قدر کمزور ہے کہ اکثر اوقات یہ مضرِ صحت اشیاء بلا روک ٹوک عوام تک پہنچ جاتی ہیں۔ جب تک حکام کسی گودام پر دھاوا نہیں کرتے، تب تک یہ کاروبار خاموشی سے جاری رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ صرف چھاپوں اور ضبطی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ان زہریلے کیمیکلز کی فروخت اور ان کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ جو لوگ انسانی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں، انہیں عبرت ناک سزائیں دی جانی چاہئیں تاکہ کوئی دوسرا ایسا کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ غذائی تحفظ کا تصور صرف وافر مقدار میں اناج یا پھلوں کی موجودگی کا نام نہیں ہے، بلکہ اس کا اصل مقصد خالص اور محفوظ غذا کی فراہمی ہے۔ اگر ہماری منڈیوں میں بکنے والا مال کیمیکلز کی ملاوٹ سے آلودہ ہے تو اسے تحفظ نہیں بلکہ غذائی دہشت گردی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ عوام کو بھی چاہئے کہ وہ پھلوں کی خریداری میں صرف ظاہری رنگت اور چمک پر نہ جائیں بلکہ شعور بیدار کریں کہ فطری طور پر پکے ہوئے پھل اور کیمیائی طریقے سے تیار کردہ پھلوں میں کیا فرق ہوتا ہے۔ آگاہی کی یہ مہم اس زہریلے کاروبار کے خاتمے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ حکومتی اداروں کو چاہئے کہ وہ منڈیوں میں مستقل بنیادوں پر ٹیسٹنگ لیبارٹریز قائم کریں جہاں روزانہ کی بنیاد پر پھلوں اور سبزیوں کا معائنہ کیا جائے۔ محض ایک شہر یا ایک گودام سے چند ٹن مال پکڑ لینا کافی نہیں ہے، کیونکہ یہ زہر اب دور دراز کے دیہاتوں سے لے کر بڑے شہروں کی سپر مارکیٹس تک پھیل چکا ہے۔ جب تک اس سپلائی چین کی مکمل نگرانی نہیں ہوگی، تب تک شہریوں کی صحت محفوظ نہیں رہ سکتی۔ انتظامیہ کی ذرا سی غفلت ہزاروں معصوم جانوں کو ہسپتالوں کے بستر تک پہنچا سکتی ہے۔

یہ مسئلہ صرف انتظامی نہیں بلکہ اخلاقی بھی ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں رزقِ حلال کی جگہ دھوکہ دہی اور زہر بیچ کر دولت اکٹھی کرنے کو کامیابی سمجھا جائے، وہاں زوال ناگزیر ہے۔ بیوپاریوں اور کسانوں کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے ہی بھائی بہنوں اور بچوں کے قاتل بن رہے ہیں۔ مذہب اور انسانیت دونوں ہی اس طرح کی ملاوٹ اور دھوکہ دہی کی سختی سے ممانعت کرتے ہیں، لیکن مادیت پرستی نے ضمیر کی آواز کو دبا دیا ہے۔ مستقبل کی نسلوں کو معذوری اور بیماریوں سے بچانے کے لیے آج ہی سخت فیصلے کرنے ہوں گے۔ کیمیکلز کے ذریعے پھلوں کو پکانے کا یہ غیر قانونی دھندہ روکنا کسی ایک محکمے کی نہیں بلکہ پوری ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم نے اب بھی اس خاموش قاتل کے خلاف آہنی ہاتھوں سے کاروائی نہ کی تو ہمارا پورا نظامِ صحت اس بوجھ تلے دب کر رہ جائے گا۔ صاف اور شفاف غذا ہر شہری کا آئینی حق ہے، اور اس حق کی پامالی کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ زرعی پالیسیوں میں اصلاحات لائی جانی چاہئے اور کسانوں کو فطری طریقے سے پیداوار بڑھانے کے جدید اور محفوظ طریقوں کی تربیت دی جانی چاہئے۔ ہمیں ایک ایسی منڈی کی ضرورت ہے جہاں پھل اپنی خوشبو اور ذائقے سے پہچانے جائیں، نہ کہ کیمیائی چمک سے۔ جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی کے باوجود ہم خوراک کی فطری پاکیزگی برقرار رکھنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ وہ پھل جو وٹامنز اور توانائی کا ذریعہ ہونے چاہئے تھے، اب زہریلے مرکبات کا مجموعہ بن چکے ہیں۔ حکومتی اداروں کو اب روایتی سستی چھوڑ کر ایک فعال فوڈ سیفٹی نیٹ ورک قائم کرنا ہوگا جو کھیت سے لے کر دسترخوان تک ہر مرحلے کی نگرانی کر سکے۔ ڈیجیٹل مانیٹرنگ اور جدید ٹیسٹنگ کٹس کے ذریعے منڈیوں میں آنے والے ہر مال کی موقع پر جانچ ہونی چاہئے تاکہ زہریلا مواد عوام تک پہنچنے سے پہلے ہی تلف کیا جا سکے۔ انتظامیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ منافع خوروں کے خلاف ایسے سخت قوانین وضع کرے جن میں بھاری جرمانوں کے ساتھ ساتھ طویل قید کی سزائیں بھی شامل ہوں، کیونکہ انسانی جانوں سے کھیلنا کسی بھی مہذب معاشرے میں ناقابلِ معافی جرم ہے۔ پھلوں کی ظاہری چمک دمک، غیر قدرتی سائز اور بے وقت دستیابی پر ریجھنے کے بجائے ہمیں موسمی اور قدرتی طور پر تیار شدہ اشیاء کو فوقیت دینی چاہئے۔ اگر ہم مضرِ صحت پھلوں کا بائیکاٹ شروع کر دیں اور صرف معیاری اشیاء کا مطالبہ کریں، تو مارکیٹ کی قوتیں خود بخود اپنا راستہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ صحت مند معاشرے کی بنیاد صحت بخش غذا پر ہوتی ہے، اور اس بنیاد کو زہر آلود ہونے سے بچانا ہم سب کا مشترکہ فریضہ ہے۔

تلنگانہ کی طرز پر 'ہیٹ اسپیچ' کے خلاف قومی قانون کا نفاذ وقت کا تقاضا

جاوید جمال الدین

ہندوستان ایک کثیر مذہبی، کثیر الثقافتی اور جمہوری ملک ہے، جہاں صدیوں سے مختلف مذاہب، زبانوں اور ثقافتوں کے لوگ باہمی احترام اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارتے آئے ہیں۔ یہی تنوع اس ملک کی اصل طاقت رہا ہے، لیکن گزشتہ کچھ برسوں میں یہ طاقت ایک امتحان سے گزر رہی ہے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی، نفرت انگیز تقاریر (ہیٹ اسپیچ) اور سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلنے والی اشتعال انگیزی نے نہ صرف سماجی تانے بانے کو کمزور کیا ہے بلکہ اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں، کے لیے خوف اور عدم تحفظ کی فضا بھی پیدا کی ہے۔ ایسے حالات میں تلنگانہ حکومت کی جانب سے "ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم روک تھام بل 2026" کا پیش کیا جانا ایک اہم پیش رفت ہے، جس نے ملک گیر سطح پر اس بحث کو نئی جہت دی ہے کہ آیا اس نوعیت کا سخت اور جامع قانون پورے ہندوستان میں نافذ کیا جانا چاہیے۔ اس بل کے تحت نفرت انگیز تقاریر اور ان سے جڑے جرائم کے لیے سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں، جن میں کم از کم ایک سال سے لے کر دس سال تک قید اور بھاری جرمانے شامل ہیں، جبکہ اسے غیر ضمانتی جرم قرار دینے کی بھی تجویز دی گئی ہے۔ یہ قانون ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف امتیازی رویے اور اشتعال انگیز بیانات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ کہیں مسلمانوں کی دکانوں کے بائیکاٹ کی اپیل کی جاتی ہے، کہیں مذہبی بنیادوں پر کاروبار کرنے سے روکا جاتا ہے، اور کہیں معمولی تنازعات کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر تشدد بھڑکایا جاتا ہے۔ ان تمام واقعات میں ایک قدر مشترک ہے نفرت کو ہوا دینے والی زبان اور بیان۔ کرناٹک بھی اس سلسلے میں ایک قدم آگے بڑھ چکا ہے، جہاں ہیٹ اسپیچ کے خلاف سخت قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اس قانون میں مذہب، ذات یا برادری کی بنیاد پر نفرت پھیلانے کو جرم قرار دیا گیا ہے، چاہے وہ زبانی ہو، تحریری ہو یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے ہو۔ تلنگانہ کا بل دراصل اسی ماڈل کی ایک جدید اور زیادہ جامع شکل ہے، جس میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو بھی براہ راست قانون کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں نفرت انگیز تقاریر کا پھیلاؤ ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ ایک ویڈیو، ایک ٹوئٹ یا ایک واٹس ایپ پیغام چند لمحوں میں لاکھوں افراد تک پہنچ کر نہ صرف جذبات کو بھڑکا سکتا ہے بلکہ زمینی سطح پر تشدد کو بھی جنم دے سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ موجودہ قانونی ڈھانچہ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے ناکافی ہے، اور ایک مربوط قومی قانون وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔ لیکن اس تمام تر صورتحال کے بیچ ایک اور حقیقت بھی موجود ہے بی اور وہ ہے مسلمانوں کی برداشت، صبر اور انسان دوستی۔ بڑھتے ہوئے دباؤ اور امتیازی رویوں کے باوجود ملک کے مختلف حصوں میں مسلمان آج بھی گنگا جمنی تہذیب کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی ایک زندہ مثال ہریانہ میں پیش آنے والا واقعہ ہے، جہاں ایک مسلمان بھنگار فروش، حاجی اختر خان، کو کباڑ میں لاکھوں روپے مالیت کے سونے کے زیورات ملے، لیکن انہوں نے ایمانداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ زیورات پولیس کے حوالے کر دیے۔

یہ واقعہ نہ صرف ایک فرد کی دیانتداری کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ نفرت کے اس ماحول میں بھی انسانیت زندہ ہے۔ جب شرما خاندان کو ان کے زیورات واپس ملے تو جذباتی مناظر دیکھنے کو ملے بی ایک مسلمان اور ایک ہندو خاندان کے درمیان وہی محبت اور اعتماد جو اس ملک کی اصل پہچان ہے۔ ایسے واقعات اس بیانیے کو چیلنج کرتے ہیں جو مسلمانوں کو مشکوک یا مخالف کے طور پر پیش کرتا ہے۔ دوسری جانب، بین الاقوامی سطح پر بھی ہندوستان میں مذہبی آزادی کی صورتحال پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے اپنی حالیہ رپورٹ میں ہندوستان کو ان ممالک کی فہرست میں شامل کرنے کی سفارش کی ہے جہاں مذہبی آزادی کے حوالے سے 'خاص تشویش' پائی جاتی ہے۔ رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2025 کے دوران مذہبی اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں اور عیسائیوں، کے خلاف واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس رپورٹ میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور دیگر اداروں کے کردار پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں، جبکہ امریکی حکومت کو ان کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اگرچہ ہندوستانی حکومت نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے رپورٹ کو جانبدارانہ قرار دیا ہے، لیکن اس سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ مسئلہ اب عالمی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا ایسے قوانین آزادیٔ اظہار رائے کو محدود کر سکتے ہیں؟ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی دیتا ہے، لیکن یہ آزادی مطلق نہیں ہے۔ اگر کوئی تقریر یا بیان دوسروں کے خلاف نفرت، تشدد یا امتیاز کو فروغ دیتا ہے تو اسے روکنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ہیٹ اسپیچ کے خلاف قانون سازی کرتے وقت ایک متوازن نقطہ نظر اپنایا جائے، جس میں نہ صرف سختی ہو بلکہ شفافیت اور احتساب بھی یقینی بنایا جائے۔ قانونی ماہرین کے مطابق کسی بھی مؤثر قانون کے لیے ضروری ہے کہ اس میں "ہیٹ اسپیچ" کی واضح تعریف دی جائے، تاکہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔ اگر تعریف مبہم ہوگی تو یہ قانون سیاسی مخالفین یا اختلافی آوازوں کو دبانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس لیے عدلیہ، میڈیا اور سول سوسائٹی کو بھی اس عمل میں شامل کرنا ضروری ہے تاکہ ایک متفقہ اور منصفانہ قانون تشکیل دیا جا سکے۔

مسلمانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم صرف اعداد و شمار یا سیاسی بیانات تک محدود نہ رہیں بلکہ زمینی حقیقتوں کا جائزہ لیں۔ ایک عام مسلمان آج بھی اپنے روزگار، تعلیم، مذہبی آزادی اور سماجی وقار کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور بھائی چارے کی فضا کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ نفرت انگیز تقاریر کا سب سے زیادہ اثر عام لوگوں پر پڑتا ہے، جو نہ تو سیاست میں شامل ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی طاقتور ادارے کا حصہ ہوتے ہیں۔ جب کسی کمیونٹی کو مسلسل نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس کے اندر خوف، بے چینی اور عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوتا ہے، جو ایک صحت مند معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ تلنگانہ اور کرناٹک کی مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر سیاسی عزم موجود ہو تو ایسے قوانین بنائے جا سکتے ہیں جو نفرت انگیز تقاریر کو روکنے میں مؤثر ثابت ہوں۔ لیکن اصل چیلنج ان قوانین کا منصفانہ نفاذ ہے۔ اگر قانون صرف کاغذوں تک محدود رہے یا اسے امتیازی انداز میں نافذ کیا جائے تو اس کے نتائج بھی منفی ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا، وقت کا تقاضا ہے کہ مرکزی حکومت ایک جامع قومی پالیسی مرتب کرے، جس میں تمام ریاستوں کے تجربات کو مدنظر رکھا جائے۔ اس پالیسی میں نہ صرف قانون سازی شامل ہو بلکہ عوامی شعور بیدار کرنے، تعلیمی نصاب میں رواداری کو فروغ دینے اور میڈیا کے کردار کو بھی واضح کیا جائے۔ اس موقع پر کہنا بجا ہوگا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی وحدت میں ہے، اور یہ وحدت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب ہر شہری کو برابر کا احترام اور تحفظ حاصل ہو۔ نفرت انگیز تقاریر کے خلاف قانون سازی اسی سمت میں ایک اہم قدم ہو سکتی ہے، بشرطیکہ اسے دیانتداری، شفافیت اور غیر جانبداری کے ساتھ نافذ کیا جائے۔ فی الحال ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نفرت کے بجائے محبت کو فروغ دیں، تقسیم کے بجائے اتحاد کو ترجیح دیں، اور اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے احترام کو برقرار رکھیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ پورے ہندوستان کو ایک پرامن، مستحکم اور ترقی یافتہ مستقبل کی طرف لے جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مغربی ایشیا کا تنازعہ: پاکستان ایک بے اعتبار ثالث

شکر کمار

موجودہ عالمی صورتحال کا مذاق کھل کر سامنے آ رہا ہے۔ ایک طرف پاکستان بے دھڑک افغانستان پر حملے کر رہا ہے۔ اس کے اسپتالوں اور رہائشی علاقوں پر بمباری کر رہا ہے اور لوگوں کو بے دریغ قتل کر رہا ہے۔ دوسری طرف وہ امریکہ اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ میں خود کو امن کا داعی ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوا لیکن پاکستان نے سعودی عرب ترکی اور مصر کے وزرائے خارجہ کی میزبانی کی تاکہ کشیدگی کم کی جا سکے۔ اس جنگ نے بین الاقوامی تجارت پر خاص طور پر توانائی کے شعبے پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ جبکہ خود امریکہ کو بھی ایران کے خلاف جنگ بڑھانے کے معاملے میں واشنگٹن ڈی سی کی پالیسی پر قانون سازوں حکمت عملی سازوں اور صحافیوں کی جانب سے تنقید کا سامنا ہے۔ لیکن عالمی مبصرین کو سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ ٹرمپ انتظامیہ نے پاکستان کو اس مہلک تنازع میں ثالث کا کردار ادا کرنے کی اجازت دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ تھی کہ یہ کردار اسلام آباد کو اس وقت دیا گیا جب امریکی کانگریشنل ریسرچ سروس کی رپورٹ میں پاکستان کو دہشت گردوں کی پناہ گاہ قرار دیا گیا تھا۔ ہندوستان اور دنیا کے دیگر حصوں میں دہشت گردی کا ایک معروف ذمہ دار ہونے کے باوجود پاکستان کو یہ منفرد حیثیت حاصل ہے کہ وہاں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے نامزد سب سے زیادہ دہشت گرد اور تنظیمیں موجود ہیں۔ امریکہ میں 11 ستمبر کے دہشت گردانہ حملے کے مرکزی کردار اسامہ بن لادن نے پاکستان کے اہم فوجی شہر ایبٹ آباد میں رہائش اختیار کی تھی۔ اسی طرح حافظ سعید اور مسعود اظہر جیسے اقوام متحدہ کے نامزد دہشت گرد آج بھی ملک میں سرکاری سرپرستی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے پڑوس میں اس کے اقدامات بھی کم تشویشناک نہیں ہیں۔ خاص طور پر افغانستان میں جہاں کابل اور دیگر علاقوں میں اسپتالوں اسکولوں اور رہائشی علاقوں پر اندھا دھند بمباری کی جا رہی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب

سے ایران کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی شروع ہونے سے صرف دو دن پہلے پاکستان نے افغانستان کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔

16 مارچ کو طالبان حکومت کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرت کے مطابق پاکستان کے فضائی حملے میں کابل کے امید ڈرگ ری ہیبلیٹیشن سینٹر کو نشانہ بنایا گیا جس میں 400 افراد ہلاک اور 250 سے زائد زخمی ہوئے۔ یہ 2000 بستروں پر مشتمل علاج کا مرکز تھا جو 2016 سے کام کر رہا تھا۔ گزشتہ ایک ماہ کے دوران افغانستان میں جاری جنگ قتل گاہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ پاکستانی فوج میزائل حملے کر رہی ہے اور لڑاکا طیاروں سے بمباری کر رہی ہے۔ یہ سب ایسے عوام پر ہو رہا ہے جو پہلے ہی طالبان حکومت کے تحت شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق اس تنازع کے باعث 100000 سے زیادہ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ اس پس منظر میں پاکستان نے سعودی عرب مصر اور ترکی کے وزرائے خارجہ کی چار فریقی میٹنگ کی میزبانی کی تاکہ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کو کم کیا جا سکے۔ یہ ایک تلخ تضاد ہے۔ ایک طرف اندرونی اقدامات اور دوسری طرف عالمی سطح پر امن کا دعویٰ۔ تاہم پاکستان اپنی شبیہ بہتر بنانے کے لیے جو کچھ بھی کرے اسے عالمی برادری سنجیدگی سے نہیں لیتی۔ اس کی ایک واضح مثال ایران کا پاکستان کو نظر انداز کرنا ہے۔ تہران نے واضح کیا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ایران کے قونصل خانے نے صاف کہا کہ امریکہ کے ساتھ کوئی براہ راست بات چیت نہیں ہوئی ہے اور پاکستان کی جانب سے ہونے والی چار فریقی میٹنگ ان کی اپنی پہل تھی جو اسلام آباد کے محدود سفارتی اثر کو ظاہر کرتی ہے۔ سٹی کی کشیدگی کے حوالے سے کسی سفارتی بات چیت میں شامل نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پاکستان کے ذریعے امریکہ کی جانب سے پیش کیے گئے 15 نکاتی منصوبے کو غیر حقیقت پسندانہ اور غیر معقول قرار دے کر مسترد کر دیا۔ ان تجاویز میں ایران کے جوہری پروگرام کو ختم کرنے اور آبنائے ہرمز کا کنٹرول حوالے کرنے کا مطالبہ شامل تھا۔ ایران کے اس ردعمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امریکہ کے کہنے پر پاکستان کی سفارتی کوششوں سے مطمئن نہیں ہے۔

اسلام آباد کے لیے یہ صورتحال خاصی شرمندگی کا باعث بنی کیونکہ اس نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ تہران اور واشنگٹن ڈی سی دونوں نے پاکستان کے کردار پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ لیکن ثالث بننے کی جلدی میں پاکستان یہ بھول گیا کہ صورتحال انتہائی خطرناک ہوتی جا رہی ہے کیونکہ امریکہ اور ایران دونوں پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور دونوں فتح چاہتے ہیں۔ پاکستان کی ثالثی کوشش میں سعودی عرب کی شمولیت بھی شامل تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق سعودی عرب متحدہ عرب امارات کویت اور بحرین نہیں چاہتے کہ ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کم ہو جب تک ایران کی قیادت یا اس کی پالیسی میں بڑی تبدیلی نہ آئے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر پاکستان کی ثالثی کی نیت اور ساکھ پر سوال اٹھتے ہیں۔ ایسے ممالک کی شمولیت جو خود جنگ جاری رکھنے کے حامی ہیں پاکستان کے غیر جانبدار ہونے کے دعوے کو کمزور کرتی ہے۔ اس طرح پاکستان کی امن کے داعی کے طور پر پیش ہونے کی کوشش اس کے اپنے تضادات کے بوجھ تلے دب جاتی ہے۔ اسے ایک ذمہ دار ثالث کے بجائے ایک موقع پرست کھلاڑی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

مردم شماری 2027: شناخت کی جنگ یا خاموش خودسپردگی

(حافظ) افتخار احمد قادری

ملک کی سیاست جب نازک ترین موڑ پر کھڑی ہو، اقتدار کے ایوانوں میں فیصلے صرف فائلوں اور اعداد و شمار کی بنیاد پر صادر ہو رہے ہوں، قوموں کی حیثیت کا تعین ان کی عملی قوت کے بجائے اندراجی وجود سے کیا جا رہا ہو تو ایسے وقت میں مردم شماری جیسا عمل سرکاری کارروائی نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن سیاسی معرکہ بن جاتا ہے۔ مردم شماری 2027 کا اعلان اسی پس منظر میں ایک ایسا مرحلہ ہے جسے اگر سنجیدگی و بصیرت اور اجتماعی شعور کے ساتھ نہ لیا گیا تو اس کے نتائج آنے والی نسلوں کے لیے ایک مستقل محرومی، بے وزنی اور سیاسی بے دخلی کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ موجودہ سیاسی فضا میں ہر پالیسی و منصوبہ اور ہر حکومتی اقدام درحقیقت طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے یا اسے تبدیل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ایسے میں مردم شماری وہ بنیاد ہے جس پر پورا سیاسی ڈھانچہ استوار ہوتا ہے۔ حلقہ بندیوں کی ترتیب ہو یا پارلیمانی نمائندگی کا تعین، ترقیاتی بجٹ کی تقسیم ہو یا تعلیمی اداروں کا قیام، ہر چیز اسی مردم شماری کے اعداد و شمار سے جڑی ہوئی ہے۔ گویا یہ ایسا خاموش آئینہ ہے جس میں ہر قوم کی اصل حیثیت جھلکتی ہے اور جس کی روشنی میں اس کے مستقبل کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے معاشرے میں اس بنیادی حقیقت کا ادراک نہایت کمزور ہے۔ مسلمان جو اس ملک کی ایک بڑی اور بااثر آبادی ہیں اکثر اس مرحلے کو ایک معمولی سرکاری عمل سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ غفلت دراصل ایک سنگین سیاسی کوتاہی ہے کیونکہ جب آپ خود اپنے وجود کو صحیح طور پر درج نہیں کرواتے تو آپ دوسروں کو یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ آپ کی حیثیت کو کم تر دکھائیں۔ مردم شماری میں کمی یا غلط اندراج دراصل اپنی ہی طاقت کو کمزور کرنے کے مترادف ہے اور اس کا خمیازہ صرف آج نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی بھگتتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ مردم شماری کے اعداد و شمار ایک وقتی دستاویز نہیں ہوتے بلکہ یہ آنے والے کئی برسوں کے لیے پالیسی سازی کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ اگر کسی علاقے میں مسلمانوں کی تعداد کم ظاہر ہو جائے تو وہاں کے مسائل کو نظر انداز کرنا آسان ہو جاتا ہے، وہاں تعلیمی اداروں کی کمی کو جواز مل جاتا ہے، ترقیاتی کاموں کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ علاقہ پسماندگی کا شکار ہو جاتا ہے یوں ایک معمولی سی غفلت پورے معاشرے کو زوال کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اس صورتحال میں سب سے زیادہ تشویشناک پہلو اردو زبان کا ہے جو مسلمانوں کی تہذیبی شناخت کا سب سے نمایاں ستون ہے۔ اردو صرف اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک مکمل تہذیب، تاریخ اور ایک فکری روایت کی امین ہے۔ مگر افسوس کہ مردم شماری کے دوران یا تو اسے دانستہ نظر انداز کیا جاتا ہے یا خود مسلمان اپنی سہولت، لاعلمی یا بے حسی کے باعث اپنی مادری زبان کے خانے میں اردو کے بجائے کوئی اور زبان درج کروا دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل دراصل اپنی ہی تہذیبی بنیادوں کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ جب مردم شماری میں اردو بولنے والوں کی تعداد کم ظاہر کی جاتی ہے تو اس کے اثرات نہایت گہرے اور دوررس ہوتے ہیں۔ سرکاری سطح پر اردو کی اہمیت کم کر دی جاتی ہے، اردو اسکولوں کو غیر ضروری قرار دے کر بند کیا جاتا ہے، اساتذہ کی تقرریوں میں کمی آتی ہے اور زبان کی ترقی کے لیے مختص فنڈز میں کٹوتی کی جاتی ہے۔ یوں ایک زندہ اور متحرک زبان کو بتدریج حاشیے پر دھکیل دیا جاتا ہے اور اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ صرف لسانی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مکمل سیاسی و تہذیبی بحران ہے۔ کیونکہ جب کسی قوم کی زبان کمزور ہوتی ہے تو اس کی شناخت بھی کمزور ہو جاتی ہے اور جب شناخت کمزور ہو جائے تو اس کے حقوق کا دفاع کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ مسلمان مردم شماری کے دوران اپنی مادری زبان کے خانے میں واضح طور پر "اردو" درج کروائیں اور اس معاملے میں کسی قسم کی لاپرواہی یا مصلحت کا شکار نہ ہوں۔ اس حساس مرحلے پر آئمہ مساجد کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں آج بھی مساجد صرف عبادت گاہیں نہیں بلکہ سماجی و فکری رہنمائی کے مراکز ہیں۔ عوام الناس اپنے آئمہ کی بات کو نہ صرف سنتے ہیں بلکہ اسے سنجیدگی سے لیتے بھی ہیں۔ ایسے میں یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ آئمہ کرام اپنے خطبات میں مردم شماری کی اہمیت کو اجاگر کریں، لوگوں کو اس کے سیاسی و سماجی اثرات سے آگاہ کریں اور انہیں اس بات کی تلقین کریں کہ وہ اپنے اندراج کے وقت پوری احتیاط اور شعور کا مظاہرہ کریں۔ یہ کام صرف ایک نصیحت نہیں بلکہ ایک اجتماعی بیداری کی تحریک ہونا چاہیے۔ ہر مسجد، محلہ اور ہر بستی میں یہ پیغام پہنچنا چاہیے کہ مردم شماری میں صحیح اندراج دراصل اپنے حقوق کے تحفظ کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر ہم نے اس موقع کو ضائع کر دیا تو پھر شکایت کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا۔ اگر مسلمان اس مرحلے پر غفلت کا شکار ہو گئے تو اس کے نتائج نہایت بھیانک ہوں گے۔ ان کی سیاسی نمائندگی مزید کمزور ہو جائے گی، ان کے مسائل کو سنجیدگی سے نہیں لیا جائے گا، ان کے علاقوں کو ترقیاتی منصوبوں سے محروم رکھا جائے گا اور ان کی زبان و ثقافت کو بتدریج ختم کرنے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

یہ ایک ایسا زوال ہوگا جو خاموشی سے وقوع پذیر ہوگا مگر اس کے اثرات نہایت گہرے اور دیرپا ہوں گے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جو قومیں اپنی شناخت کے تحفظ میں غفلت برتتی ہیں وہ نہ صرف اپنے حقوق سے محروم ہو جاتی ہیں بلکہ اپنی پہچان بھی کھو دیتی ہیں۔ آج کا دور وہ نہیں ہے جہاں طاقت کا اظہار صرف میدان جنگ میں ہوتا ہو بلکہ آج کی جنگ اعداد و شمار، پالیسیوں اور بیوروکریٹک فیصلوں کے ذریعے لڑی جا رہی ہے اور اس جنگ میں وہی قوم کامیاب ہوتی ہے جو اپنے وجود کو منظم و مستحکم اور واضح انداز میں پیش کرتی ہے۔ لہٰذا! یہ وقت ہے کہ مسلمانانِ ہند خواب غفلت سے بیدار ہوں، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور مردم شماری 2027 کو ایک سنجیدہ قومی فریضہ

معلم شیخ موصوف شیخ محمود کی سبکدوشی پر پُر وقار الوداعی تقریب

ملکاپور: 4/اپریل (محمد احسان سر) موصولہ اطلاع کے مطابق چاندور بسوا ضلع پریشد اردو اعلیٰ ابتدائی مدرسہ (ضلع پریشد اردو اپر پرائمری اسکول) میں معاون معلم شیخ موصوف شیخ محمود کی باعزت سبکدوشی کے موقع پر 30 مارچ 2026 کو ایک پُر وقار اور پُر اثر الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا. واضح رہے کہ شیخ موصوف سر نے اپنی تقریباً 37 سال 6 ماہ پر محیط طویل تدریسی خدمات 31 مارچ 2026 کو مکمل کرتے ہوئے سبکدوشی اختیار کی. اس موقع پر مدرسہ کے صدر مدرس سید منیر سید خلیل نے تقریب کی صدارت فرمائی، جبکہ مہمانانِ خصوصی میں ڈگھی مرکز کے کیندر پرمکھ وکاس ہولے، اسکول انتظامیہ سمیتی کے صدر سید یوسف، سابق صدر مدرس رہبر خان سر اور شمیم احمد (سابق صدر، اسکول انتظامیہ سمیتی) سمیت دیگر معزز شخصیات اور اساتذہ کرام کی بڑی تعداد شریک رہی.

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے شیخ موصوف سر کی تعلیمی خدمات، خلوص، فرض شناسی اور طلبہ کے ساتھ ان کی مثالی وابستگی کو بھرپور انداز میں سراہا۔ مقررین نے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری ملازمت ایمانداری اور لگن کے ساتھ انجام دیتے ہوئے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں، جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی. تقریب کی نظامت سلیم انصاری سر نے بخوبی انجام دی، جبکہ اظہارِ تشکر رضیق الدین سر نے پیش کیا. آخر میں شیخ موصوف شیخ محمود سر کو ان کی شاندار خدمات پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی صحت، خوشحالی اور کامیاب مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا.

گیت چاندنی کے زیر اہتمام حیدرآباد میں ہنومان جینتی کے موقع پر اجلاس ومشاعرہ

حیدرآباد: ۴/ اپریل (راست) مچھا بولارم میں واقع شری لال داس بابا مٹھ کے احاطہ میں ہنومان جینتی کے موقع پر گیت چاندنی کے زیر اہتمام ادبی اجلاس ومشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ تقریب ''گیت چاندنی'' کے قیام کے 45ویں سال کے سلسلے کی ماہانہ تقریبات کا چھٹا کوی سمیلن تھا۔ اس موقع پر معروف شعراء ومہمانانِ خصوصی میں اشوک دوشی، انل کمار جھا، پنڈت آلوک تیواری، ڈاکٹر پوجا تیواری اور انوپ کمار شامل تھے، جبکہ ڈاکٹر پریم لتا شریواستو نے بطور مہمانِ خصوصی ہنومان جی کی خصوصیات پر مدلل خطاب کیا۔ مشاعرہ کی صدارت گیت چاندنی کے صدر وسینئر شاعر چمپالال بیدنے کی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر ومدیر گولکنڈہ درپن گووند اکشے نے بخوبی انجام دیے۔ انہوں نے ادارے کی ادبی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو ہنومان جنم اُتسو کی مبارکباد پیش کی۔ پنڈت راجندر جوشی نے اپنے خطاب میں بتایا کہ 129 سالہ بزرگ، برہملین بابا شنبھو دیال دوبے نے اٹاوہ سے حیدرآباد آکر اسی مٹھ میں قیام کیا تھا اور انہیں ادب، علمِ نجوم اور رامائن سے خصوصی لگاؤ تھا۔ ان ہی کی یاد میں ہر سال مشاعرہ منعقد کیا جاتا ہے۔ مہنت سرجو داس نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہنومان جنم اُتسو کے دن بھگوان ہنومان کے مختلف روپوں کی پوجا اور 108 ناموں کا جاپ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے معاشرے میں روحانیت کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا۔ شعراء نے حب الوطنی، سماجی مسائل اور عصری موضوعات پر مشتمل نظموں، غزلوں اور مزاحیہ کلام سے سامعین کو مسحور کر دیا۔ مشاعرہ میں گووند اکشے، ڈی۔ پریم راج، آر۔ درگا راج پٹون، دنیش اگروال ششی، اشوک دوشی، انل کمار گپتا، انل کمار جھا، انوپ کمار، اُمیش چندر شریواستو، ڈاکٹر پریم لتا شریواستو، سداننداللال گوگیکار، ممتا مشرا، آشا ٹھاکر اور چمپالال بید شامل ہیں۔ تقریب کے دوران تمام مہمانوں اور شعراء کی گلپوشی و شال پوشی کی گئی۔ خصوصی طور پر ڈی۔ پریم راج کی جانب سے ہر ماہ خوش نصیب شاعر کو دی جانے والی 1100 کی اعزازی رقم اس مرتبہ دنیش اگروال ششی کو پیش کی گئی۔ صدرِ تقریب چمپالال بید نے اپنے خطاب میں کہا کہ شعراء نے شری رام اور ہنومان جی کی صفات کو بہترین انداز میں پیش کر کے ہندوستانی تہذیب وثقافت کی عکاسی کی ہے۔ یہ تقریب روحانیت، ادب اور ثقافت کا حسین امتزاج ثابت ہوئی، جس نے معاشرے میں مثبت پیغام عام کیا۔ تقریب کی کامیابی میں شیتل جوشی، راگھو جوشی، کیشو جوشی، ابھی نو، ہرش، سنجے جوشی اور ایشا جوشی وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔ آخر میں شاعرہ ممتا مشرا نے تمام مہمانوں، شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

''بھوت بنگلہ'' بنانے والوں نے اپنی حکمت عملی بدل لی ہے۔ ایکتا کپور کی اکشے کمار اسٹار کے لیے ادا شدہ پیش نظارہ 16 اپریل 2026 کو شروع ہوگا

ممبئی: ۴/اپریل (ایم ملک): ''بھوت بنگلہ'' کے گرد جوش وخروش بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس کے دلکش ٹیزر اور چارٹ بسٹر گانوں نے پہلے ہی ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے، جس سے سامعین میں نمایاں توقعات پیدا ہو رہی ہیں۔ فلم نے اپنے آپ کو ایک تفریح سے بھرپور فیملی انٹرٹینر کے طور پر قائم کیا ہے جس کا لوگ بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ جب کہ ہر کوئی فلم کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے، ادا شدہ پیش نظارہ 16 اپریل 2026 کو رات 9 بجے شروع ہوگا۔ جی ہاں، انتہائی متوقع ہارر کامیڈی ''بھوت بنگلہ'' اب ریلیز کے بہت قریب ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ فلم شائقین کی توقعات سے بڑھ جائے گی۔ جوش وخروش کے ساتھ، فلم تفریحی پیکج فراہم کرنے کا وعدہ کرتی ہے جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ 16 اپریل 2026 کو رات 9 بجے شروع ہونے والے ادا شدہ پیش نظاروں کے ساتھ، یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ فلم میں کیا اسٹور ہے اور ابتدائی ردعمل کیا ہیں۔ جوش کو بڑھاتے ہوئے، ایکتا کپور کہتی ہیں، ''ہمارے ڈسٹری بیوشن پارٹنرز اور اعلیٰ مارکیٹ کے نمائش کنندگان کے ساتھ وسیع بات چیت کے بعد، اور متعدد درخواستوں کے بعد، ہم نے بھوت بنگلہ کی ریلیز کو ایک ہفتے کے لیے ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم ناظرین کو ایک بہترین سنیما کا تجربہ دینے کے لیے پوری طرح تیار ہیں، اور ہمیں یقین ہے کہ یہ فیصلہ یقینی بنائے گا کہ یہ طویل عرصے سے کامیاب اور کامیاب ہو جائے گا اور فلم چلانے والوں کو فائدہ پہنچے گا! ریوینج فی الحال باکس آفس پر غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے، جو پوری فلم انڈسٹری اور پروڈیوسرز کے لیے بہت اچھی خبر ہے، ہمارے نمائش کنندگان نے محسوس کیا کہ فلم کو صاف ستھرا اور بلا روک ٹوک دینا پوری انڈسٹری کے بہترین مفاد میں ہوگا۔'' ''بھوت بنگلہ کو ایک ہفتہ آگے لے کر، ہم اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ دونوں فلموں کو تھیٹر میں جگہ، مارکیٹنگ کی توجہ اور سامعین کی توجہ حاصل ہو جس کے وہ مستحق ہیں! ہمیں یقین ہے کہ یہ فیصلہ سب کے لیے فائدہ مند ہے: فلم ساز، نمائش کنندگان، اور سب سے اہم، سامعین، جنہیں ہر فلم کا مکمل تجربہ کرنے کا موقع ملے گا۔ ہماری فلموں کے ساتھ بہترین تفریح ممکن ہے!'' ''بھوت بنگلہ'' اکشے کمار اور پریہ درشن کے طویل انتظار کے دوبارہ ملاپ کی نشان دہی کرتا ہے، ایک ایسا اشتراک جس کا مداحوں کو طویل انتظار تھا۔ اس جوڑی نے اس سے قبل کئی کلٹ کامیڈی فلمیں پیش کیں جو محبوب رہیں، ان کا دوبارہ ملاپ سامعین کے لیے واقعی خاص بنا۔ ان کے معصوم مزاحیہ وقت اور مزاحیہ کہانیوں کے لئے جانا جاتا ہے، اس جوڑی سے ایک یادگار تفریحی کے لئے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ بالاجی موشن پکچرز (بالاجی ٹیلی فلمز لمیٹڈ کا ایک حصہ)، کیپ آف گڈ فلمز کے ساتھ مل کر، 'بھوت بنگلہ ※' پیش کرتا ہے، جس میں اکشے کمار، وامیکا گبی، پریش راول، تبو، راجپال یادیو، جشو سینگپتا اور متھیلا پالکر شامل ہیں۔ اس فلم کے ہدایت کار پریہ درشن ہیں اور اسے اکشے کمار، شوبھا کپور اور ایکتا آر کپور نے پروڈیوس کیا ہے۔ تھیٹروں میں ایڈوانس ادا شدہ پیش نظارہ 16 اپریل 2026 کو رات 9 بجے شروع ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

فوڈ انوویشن سیکٹر کی پیمائش کے لیے مضبوط تحقیق۔ صنعت کے روابط کلید۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ''سنٹرل فوڈ ٹیکنالوجی اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' میں BIRAC-BioNEST انکیوبیشن سینٹر کا افتتاح کیا اور اسٹارٹ اپ سے چلنے والی ٹیکنالوجیز اور مصنوعات کی ایک نمائش کا جائزہ لیا، جس نے انسٹی ٹیوٹ کے انکیوبیشن ایکوسسٹم کو تجارتی ایپلی کیشن لیبارٹری ریسرچ کے ساتھ پلنے کے لیے ایک کلیدی پلیٹ فارم کے طور پر جگہ دی۔ مخصوص انکیوبیشن سوئٹس اور مشترکہ انفراسٹرکچر کے ساتھ جدید ترین سہولت کے طور پر ڈیزائن کیا گیا، BioNEST انکیوبیشن سینٹر سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ فوڈ اسٹارٹ اپ کو فروغ دے گا، جدید تحقیق کو سپورٹ کرے گا، فوڈ بائیو پروسیسنگ اور بائیوٹیکنالوجی میں اسکیل اپ توثیق اور ریگولیٹری سہولت فراہم کرے گا، جس سے سائنسی آئیڈیاز کو ریڈیڈی سولشنز مارکیٹ میں تبدیل کیا جا سکے گا۔ مارچ 2026 تک، BioNEST سہولت نے 26 سٹارٹ اپس کو سپورٹ کیا ہے، جن میں فزیکل اور ہائبرڈ انکیوبیٹس کے ساتھ ساتھ گریجویٹ وینچر بھی شامل ہیں جن میں کئی پہلے سے پروڈکٹ کمرشلائزیشن حاصل کر رہے ہیں۔ انکیوبیٹڈ کمپنیوں نے اجتماعی طور پر 12 پیٹنٹ جمع کروائے ہیں اور تحقیقی اشاعتوں میں حصہ ڈالا ہے، جو مارکیٹ کے نتائج کے مطابق جدت پر بڑھتے ہوئے زور کی عکاسی کرتا ہے۔ سٹارٹ اپ ابھرتے ہوئے ڈومینز جیسے کہ نیوٹراسیوٹیکلز، پریزین فرمینٹیشن، پروبائیوٹکس اور پوسٹ بائیوٹکس، CRISPR پر مبنی ٹیکنالوجیز اور نباتیات پر کام کرتے ہیں، جو خوراک اور بائیوٹیکنالوجی کے شعبوں کے اندر اعلیٰ قدر، سائنس پر مبنی طبقات کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

جماعت اسلامی ہند کی اسمبلی انتخابات میں فرقہ وارانہ سیاست کو مسترد کرتے ہوئے حقیقی ایشوز پر توجہ دینے کی اپیل

جماعت کے ذمہ داران نے ایف سی آر اے ترمیمی بل اور ایس آئی آر میں بے ضابطگیوں پر تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی: ۴/اپریل (پریس ریلیز) جماعتِ اسلامی ہند کی اعلیٰ قیادت نے آج منعقدہ ماہانہ پریس کانفرنس میں مختلف قومی و بین الاقوامی معاملات پر اپنے موقف کا اظہار کیا، جن میں آنے والے ریاستی اسمبلی انتخابات، ایس آئی آر، مجوزہ ایف سی آر اے ترمیمی بل، اور ایران کے خلاف جاری جنگ شامل ہیں۔ اس موقع پر جماعتِ اسلامی ہند کے نائب امیر، پروفیسر سلیم انجینئر نے مغربی بنگال، آسام، تمل ناڈو، کیرالہ اور پونڈیچری کے آئندہ اسمبلی انتخابات کے تناظر میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ ووٹنگ میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ دینا آئینی حق کے ساتھ ایک اخلاقی فریضہ بھی ہے، اس لیے رائے دہندگان روزگار، تعلیم، صحت اور سماجی انصاف جیسے حقیقی مسائل کی بنیاد پر فیصلے کریں اور تفرقہ انگیز سیاست کو مسترد کریں۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ دولت، طاقت اور نفرت انگیز بیانیے کے استعمال سے گریز کریں اور اپنی انتخابی مہم کو عوامی فلاح پر مرکوز رکھیں۔ ساتھ ہی انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے مطالبہ کیا کہ وہ شفاف، آزاد اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنائے اور ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزیوں پر سخت کارروائی کرے۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے اس بات پر زور دیا کہ مضبوط جمہوری عمل، شہری آزادیوں کا احترام اور قانون کی پاسداری ہی انصاف، امن اور استحکام کی ضمانت ہیں، اور تمام فریقین کو وسیع تر سماجی مفاد میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔''

جماعتِ اسلامی ہند کے نائب امیر، جناب ایس امین الحسن نے 'ایف سی آر اے' میں مجوزہ ترامیم پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ تبدیلیاں انتظامیہ کو غیر معمولی اختیارات فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے خصوصاً اس شق پر اعتراض کیا جس کے تحت انتظامیہ کی جانب سے غیر ملکی مالی امداد سے قائم اداروں، جیسے اسکول، اسپتال اور فلاحی تنظیموں کے اثاثوں پر کنٹرول حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ بغیر واضح نگرانی کے اختیارات کا ارتکاز سول سوسائٹی کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا ہے اور معمولی کوتاہیوں کو بھی بنیاد بنا کر اداروں کو ہراساں کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ سماجی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی ضروری ہیں، تاہم یہ ترامیم اداروں کے کام میں غیر ضروری مداخلت اور عدل و انصاف کے اصولوں سے متصادم ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان مجوزہ ترامیم پر وسیع مشاورت کی جائے اور بل میں مناسب ترامیم کی جائیں تاکہ عوامی اعتماد اور فلاحی اداروں کی فعالیت برقرار رہ سکے۔'' پروفیسر سلیم انجینئر نے بالخصوص مغربی بنگال اور دیگر ریاستوں میں ایس آئی آر کے جاری عمل پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے میں پیش آنے والی مشکلات باعثِ تشویش ہیں۔ انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا پر زور دیا کہ وہ اس عمل کو شفاف، منصفانہ اور سب کے لیے قابل رسائی بنائے، اور املا کی غلطیوں اور دفتری کوتاہیوں کی بنیاد پر لوگوں کو حق رائے دہی سے محروم نہ کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی جماعتیں، سول سوسائٹی اور دیگر ادارے مل کر اس عمل میں عوام کی مدد کریں۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے بتایا کہ جماعتِ اسلامی ہند اس سلسلے میں تربیتی پروگرام، ورکشاپس اور رضا کاروں کی تیاری، ہیلپ سینٹرز کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کا کام کر رہی ہے۔ ملک بھر میں ہیلپ سینٹرز اور ہیلپ ڈیسک قائم کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے اب تک لاکھوں افراد کی مدد کی جا چکی ہے۔'' جناب ایس امین الحسن نے امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے انہیں خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی قرار دیا، اور کہا کہ یہ صورتحال خطے کے امن کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ انہوں نے شہری علاقوں، بشمول اسکولوں، اسپتالوں اور رہائشی بستیوں پر حملوں کی اطلاعات پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے نتیجے میں قیمتی جانوں کا ضیاع اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے، جو بین الاقوامی انسانی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا عالمی سطح پر جوابدہی طے ہونی چاہیے۔ انہوں نے فوری جنگ بندی، مذاکرات اور سفارتی حل پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ایران کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے، مگر تمام فریقین کو تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے حکومتِ ہند سے بھی اپیل کی کہ وہ کشیدگی میں کمی اور پُر امن حل کے لیے فعال کردار ادا کرے۔ کانفرنس میں جماعت کے قائدین نے صحافیوں کے متعدد سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

مغربی بنگال کی ووٹر لسٹ 'عوامی' تو ہیں، لیکن الیکشن کمیشن نے کئی پردے ڈال رکھے ہیں

دہلی: ۴/اپریل (ایجنسیز): ''مرکزی الیکشن کمیشن اپنے ایرونیٹ سسٹم کے اندر انتخابی ڈیٹا کو ایک منظم اور مشین کے ذریعہ پڑھے جانے کے فارمیٹ میں رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ عام لوگوں، محققین، اور یہاں تک کہ سیاسی جماعتوں کے لیے عوامی طور پر دستیاب ہونے والی چیزوں کو محدود کرتا ہے۔ اصل میں تشویش اس بات کی نہیں ہے کہ ڈیٹا کو منظم کیا جا سکتا ہے یا نہیں، کیونکہ یہ پہلے سے ہی منظم ہے۔ تشویش اس بات کی ہے کہ اس فارمیٹ میں اس کا استعمال کرنے کا حق کسے ملتا ہے۔'' یہ تبصرہ 'آلٹ نیوز' نے جمعرات کی شام اپنی رپورٹ میں کیا۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار میں شفافیت کی کمی کے متعلق ایک بار پھر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔ رپورٹ بتاتی ہے کہ ''ووٹر لسٹ کو تلاش کے قابل اور مشین کے ذریعہ پڑھے جانے والی فائلوں کے طور پر اپلوڈ نہیں کیا گیا، بلکہ اسکین کی گئی پی ڈی ایف ایچ (تصاویر) کے طور پر اپلوڈ کیا گیا ہے، جو اصل میں شائع شدہ صفحات کی تصاویر ہیں۔ انہیں تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا کوئی بامعنی تجزیہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہر صفحہ جان بوجھ کر جانچ پڑتال سے بچنے کے لیے بنایا گیا ہے اور سیاسی کشمکش کے اس دور میں یہ ایک اہم سوال کھڑا کرتا ہے: جب عوامی ڈیٹا کو اصل میں استعمال کے لائق نہیں چھوڑا جائے تو اس کا فائدہ کسے ہوتا ہے؟'' ایک اور شک جسے رپورٹ صاف طور پر ظاہر نہیں کرتی وہ یہ ہے کہ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ مشین کے ذریعہ پڑھے جانے والے ڈیٹا کو چنندہ سیاسی پارٹیوں اور ایجنسیوں جیسے کہ بی جے پی کے ساتھ شیئر نہیں کیا جائے گا۔ 'آلٹ نیوز' کی مکمل رپورٹ اس لنک میں دیکھی جا سکتی ہے: 'آلٹ نیوز' نے گھنٹوں کی سخت محنت کے بعد تمام رکاوٹوں کو توڑا اور مغربی بنگال کے 2 انتخابی حلقوں کی ووٹر لسٹ کا تجزیہ کیا۔ لیکن اس سے قبل انہیں 3 خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑا: پہلی رکاوٹ اس ڈیٹا تک رسائی کی تھی۔ صرف بھوانی پور حلقہ میں ہی 267 زون ہیں۔ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ سے ایک بار میں صرف 10 علاقوں کی معلومات ہی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے اور ہر بار 'کیپچا' ڈالنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے آٹومیشن پوری طرح سے رک گیا۔ مینوئل طریقے سے ڈاؤن لوڈ کرنے میں گھنٹوں لگ گئے۔ دوسری رکاوٹ فارمیٹ کی تھی۔ اسکین کی گئی پی ڈی ایف فائلیں، اوسطاً ڈیجیٹل طور پر پڑھی جا سکنے والی فائلوں کے مقابلے میں 228 گنا بڑی ہوتی ہیں، پھر بھی ان میں کوئی بھی اندرونی اسٹرکچرڈ ڈیٹا نہیں ہوتا۔ یہ کوئی تکنیکی خامی نہیں ہے۔ بھارت آدھار، یو پی آئی اور ڈیجی لاکر جیسے سسٹم بڑے پیمانے پر چلاتا ہے۔ پی ڈی ایف کے ساتھ ساتھ ایک سی ایس وی (کاما سے الگ کی گئی اقدار والی ایک کمپیوٹرائزڈ فائل) شائع کرنا، اس کے مقابلے میں بہت ہی آسان کام ہے۔ ایسے فارمیٹ کا نہ ہونا ایک (جان بوجھ کر لیا گیا) فیصلہ ہے۔ تیسری رکاوٹ فائلوں کے اندر ہی موجود ہے۔ موٹے طور پر ہر 10 ووٹر انٹری میں سے ایک ترچھا 'انڈر ایڈجوڈیکیشن' واٹر مارک لگا ہوتا ہے، جو اکثر نام کو ہی ڈھانپ دیتا ہے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں ہے۔ یہ براہ راست آٹومیٹڈ ڈیٹا نکالنے میں اور کچھ معاملات میں تو مینوئل طور سے پڑھنے میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ رپورٹ میں آگے کہا گیا ہے کہ ''ہر تہہ جانچ کے ایک الگ مرحلہ کو نشانہ بناتی ہے: کیپچا ڈیٹا اکٹھا ہونے سے روکتا ہے، ایچ فارمیٹ تجزیہ کرنے سے روکتا ہے اور واٹر مارک پہچان کو روکتا ہے۔'' اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کے پاس یہ ڈیٹا پہلے سے ہی ایک منظم شکل میں موجود ہے۔ یہ پی ڈی ایف فائلیں ڈیٹا بیس سے ہی بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے مشین کے ذریعہ پڑھے جانے کے قابل فائلوں کے بغیر، صرف اسکین کی گئی تصاویر شائع کرنا معلومات کو نہیں بلکہ اس کے استعمال کو روکنے کا ایک دانستہ طور پر لیا گیا فیصلہ ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ایرونیٹ بنانے میں عوام کا پیسہ خرچ کیا یہ ایک سنٹرلائزڈ سسٹم ہے جس نے مغربی بنگال میں ایک کروڑ سے زیادہ 'لاجیکل گڑبڑیوں' کی نشاندہی کی، لیکن عوامی طور پر یہ بتانے سے منع کر دیا کہ یہ نشاندہی کیسے ہوئی۔ ایک جمہوریت میں جو ڈیٹا تکنیکی طور عوامی ہوتا ہے وہ عملی طور پر بھی قابل رسائی ہونا چاہیے۔ رپورٹ میں آگے کہا گیا ہے کہ ''جب ایسا نہیں ہوتا تو رکاوٹ تکنیکی نہیں بلکہ سیاسی ہوتی ہے۔'' یہ رپورٹ الیکشن کمیشن کے ذریعہ ماضی میں دیے گئے ان کئی دلائل کی یاد دلاتی ہے، جن کی بنیاد پر اس نے ووٹر لسٹ کو صرف ایچ پر مبنی فارمیٹ تک محدود رکھا تھا۔ ''جنوری 2018 میں اس نے تمام ریاستوں کے چیف الیکشن آفیسر کو ہدایت دی تھی کہ وہ ووٹر لسٹ کو ایچ فائلوں کے طور پر شائع کریں۔ اس کے پیچھے اس نے ڈیٹا کی حفاظت سے متعلق خدشات خصوصی طور پر غیر ملکی عناصر کے ذریعہ اس کے غلط استعمال کے خطرے کا حوالہ دیا تھا۔'' جب کانگریس لیڈر کمل ناتھ نے عدالت میں اس پالیسی کو چیلنج کیا تو کمیشن نے یہ دلیل دی کہ تلاش کے قابل اور مشین کے ذریعہ پڑھے جانے والے فارمیٹس سے بڑے پیمانے پر 'ڈیٹا مائننگ' ممکن ہو جائے گی، جس سے ووٹرس کی رازداری کی خلاف ورزی کا خدشہ ہے۔ سپریم کورٹ نے اس دعوے کی میرٹ کی بنیاد پر جانچ کرنے سے انکار کر دیا اور فارمیٹ کے انتخاب کا حق کمیشن کے صوابدید پر چھوڑ دیا۔ حال ہی میں اگست 2025 میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے دعویٰ کیا کہ مشین کے ذریعہ پڑھی جانے والی فائلیں اصل میں 'ممنوعہ' ہیں، کیونکہ انہیں 'ایڈٹ کیا جا سکتا ہے، جس سے ان کے غلط استعمال کا راستہ کھل جاتا ہے۔ اس دلیل کو بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے، کیونکہ یہ تکنیکی طور پر درست نہیں ہے۔ کسی ڈیٹا سیٹ کی ڈاؤنلوڈ کی گئی کاپی کو ایڈٹ کرنے سے کمیشن کے پاس موجود اصل ریکارڈ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔ آفیشل فہرستوں کا اعتماد اس بات پر منحصر نہیں کہ انہیں عوامی طور پر کس فارمیٹ میں شیئر کیا جاتا ہے۔

انیل چوہان نے چنار کور کی آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا

نئی دہلی۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس)، جنرل انیل چوہان نے آج چنار کور، سری نگر کے تحت تزویراتی طور پر اہم علاقوں کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران سی ڈی ایس نے شمالی کشمیر میں ایل او سی کے ساتھ سیکیورٹی کے منظر نامے اور آپریشنل پوزیشن کا جائزہ لیا اور اس فارمیشن کی مثالی آپریشنل تیاری، نظریاتی ہم آہنگی اور پُر عزم پیشہ ورانہ مہارت کی تعریف کی۔ بارہمولہ میں، انہیں فیوچر فورس اپیلی کیشن اور ٹیکنالوجی انفیوژن کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ چنار کور کے افسران سے اپنے خطاب میں، انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جنگ کے کردار میں گہری تبدیلی آ رہی ہے، جس کے لیے ڈومین-سینٹرک اپروچ سے ملٹی ڈومین آپریشنز (ایم ڈی او) میں تبدیلی کی ضرورت ہے، جو کہ ایک مضبوط اور مربوط فن تعمیر پر مبنی ہے۔ انہوں نے اتحاد کی مرکزیت پر زور دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ فیصلہ کن نتائج کے حصول کے لیے زمینی، فضائی، سمندری، سائبر، خلائی اور علمی ڈومینز میں ہموار انضمام ناگزیر ہے۔ انہوں نے مستقبل کی جنگ کے لیے تیز رفتار مشترکہ تربیت، نظریات کی ہم آہنگی اور تمام ڈومینز میں مطابقت پذیر اثرات کو فعال کرنے کے لیے انٹر آپریبل کمانڈ اینڈ کنٹرول سٹرکچرز کی ترقی پر زور دیا۔ سی ڈی ایس نے ابھرتے ہوئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک جان بوجھ کر روڈ میپ کی ضرورت پر زور دیا جو کہ مربوط کوششوں کے ذریعے تکنیکی موافقت، علمی لچک اور اجتماعی تیاری کو فروغ دیتا ہے۔

فلم ''ایک دن'' اسی خاص ویک اینڈ پر ریلیز ہوگی

جب عامر خان کی ''قیامت سے قیامت تک'' نے شائقین کے دل جیت لیے!

ممبئی: ۴/اپریل (ایم ملک) شائقین کو عامر خان پروڈکشن کی آنے والی فلم 'ایک دن'' کا بے صبری سے انتظار ہے۔ ایک پیاری محبت کی کہانی کو پردے پر لاتے ہوئے، فلم نے اپنے ٹریلر اور دل موہ لینے والے گانوں سے سامعین کو مسحور کیا ہے۔ اگرچہ اس کے اردگرد پہلے ہی کافی چہ مگوئیاں ہیں، کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کی ریلیز کی تاریخ عامر خان کی پہلی فلم ''قیامت سے قیامت تک'' کے ویک اینڈ پر آتی ہے؟ سائی پلاوی اور جنید خان اسٹارر ''ایک دن'' ایک دلچسپ اتفاق پیش کرتا ہے۔ یہ فلم یکم مئی کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے، جو عامر خان کی پہلی فلم ''قیامت سے قیامت تک'' کے اسی ویک اینڈ کے ساتھ ملتی ہے جو 29 اپریل (جمعہ) کو ریلیز ہوئی تھی۔ یہ لمحہ اور بھی خاص ہے کیونکہ 'قیامت سے قیامت تک※ میں عامر خان اور منصور خان کا پہلا اشتراک تھا، اور اب طویل عرصے بعد ایک بار پھر ایک ساتھ آ رہے ہیں۔ قابل ذکر حقیقت یہ ہے کہ دونوں فلمیں رومانوی محبت کی کہانیاں ہیں جن میں جادوئی احساس ہے۔ یہ واقعی عامر اور منصور کے لیے ایک فل سرکل لمحے کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ اس مشہور جوڑی کے اتنے عرصے بعد دوبارہ ملنے نے جوش وخروش میں اضافہ کیا ہے، کیونکہ وہ ایک بار پھر بڑے پردے پر ایک دل دہلا دینے والی محبت کی کہانی لے کر آ رہے ہیں۔ ایک دن کے ساتھ، عامر خان اور فلم ساز منصور خان ایک طویل وقفے کے بعد دوبارہ اکٹھے ہو رہے ہیں، جو ہندی سینما کی سب سے پیاری تخلیقی جوڑی کو واپس لا رہے ہیں۔ دونوں نے مل کر ناظرین کو قیامت سے قیامت تک، جو جیتا وہی سکندر، اگلے ہم اگلے تم، اور جانے تو یا جانے نا جیسی ناقابل فراموش فلمیں دی ہیں۔ ''ایک دن'' کے ساتھ یہ جوڑی رومانوی صنف میں واپس آ رہی ہے، جس سے مداحوں میں نئے جوش وخروش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ان کا دوبارہ ملاپ صرف جوش وخروش میں اضافہ کرتا ہے، کیونکہ سامعین یہ دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں کہ وہ اسکرین پر وہی جادو کیسے دوبارہ تخلیق کرتے ہیں۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے تیار ہونے والی فلم 'ایک دن'' میں سائی پلاوی اور جنید خان مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کے ہدایت کار سنیل پانڈے ہیں اور اسے عامر خان، منصور خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے۔ فلم یکم مئی 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

کول انڈیا مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے: سی آئی ایل

कोल इंडिया
Coal India

”ٹرپل مرڈر“ سے دہل گیا ناندیڑ

ناندیڑ: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ ناندیڑ شہر میں رات گئے گروہی تصادم اور خونی جھڑپ کا ایک انتہائی لرزہ خیز اور خوفناک واقعہ سامنے آیا ہے جس نے پورے شہر میں خوف وہراس کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ جرائم کی دنیا میں اپنی بالادستی قائم کرنے کے تنازعے کے باعث حملہ آوروں نے پہلے شہر کی کینال روڈ پر اور اس کے بعد سیدھے سرکاری ہسپتال میں گھس کر قتل کی ہولناک وارداتیں انجام دیں۔ اس تہرے قتل کی واردات سے شہر کے امن و امان پر سنگین سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ پولیس کی جانب سے فراہم کردہ تفصیلی معلومات اور موصولہ اطلاعات کے مطابق، یہ پوری واردات ۳/اپریل بروز جمعہ کی رات تقریباً ۲ بجے کے قریب پیش آئی۔ شہر کی کینال روڈ پر واقع ڈی مارٹ اور ای اسکوائر علاقے میں کچھ نامعلوم حملہ آوروں نے پرانی دشمنی کی بنا پر اریجیت سنگھ عرف اجے گجانن چوہان پر اچانک دھاوا بول دیا۔ تیز دھار ہتھیاروں سے کیے گئے اس اچانک اور لرزہ خیز حملے میں ۲۵/سالہ اریجیت سنگھ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ بتایا گیا ہے کہ اریجیت سنگھ اپنے دوستوں کے ہمراہ فلم دیکھنے کے لیے آیا ہوا تھا جب حملہ آوروں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اس پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس خونی جھڑپ میں سید آویز سید خلیل، گھنشیام ریڈی اور محمد ارباز محمد فاروق بھی شدید زخمی ہو گئے۔ بیچ سڑک پر تیز دھار ہتھیاروں کے استعمال اور بھاری مقدار میں خون بہنے کی اس واردات کی وجہ سے علاقے میں زبردست سنسنی پھیل گئی۔ کینال روڈ پر ہونے والے اس حملے کے بعد شدید زخمی ہونے والے سید آویز اور محمد ارباز کو پولیس نے فوری طور پر علاج کے لیے سرکاری ہسپتال میں داخل کروایا تھا۔ تاہم، اس خونی تھیل کے اثرات وہاں بھی دیکھنے کو ملے۔ اپنے بھائی کے قتل کا بدلہ لینے کی آگ میں اندھا ہو کر مقتول اریجیت سنگھ کا بھائی راجیش چوہان ہاتھ میں تیز دھار چاقو لیے سیدھے سرکاری ہسپتال میں گھس گیا۔ اس نے سرکاری اسپتال میں علاج سید آویز جس کی عمر ۲۷/سال تھی اور محمد ارباز جس کی عمر ۲۳/سال تھی، پر پے در پے جان لیوا وار کیے۔ ہسپتال جیسی حساس اور محفوظ سمجھی جانے والی جگہ پر ہونے والے اس اندھا دھند حملے کی وجہ سے مریضوں اور ہسپتال کے عملے میں زبردست بھگدڑ اور خوف وہراس پھیل گیا۔ اس حملے میں شدید زخمی ہونے والے دونوں افراد کی علاج کے دوران موت واقع ہو گئی جس سے مرنے والوں کی کل تعداد ۳/ہو گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی اعلیٰ پولیس افسران اور فارینسک دستے نے فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ کر تمام تر شواہد اکٹھے کر لیے ہیں اور پورے علاقے کو محاصرے میں لے لیا ہے۔ خفیہ کیمروں کی ریکارڈنگ کی مدد سے تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ ضلع ایس پی اویناش کمار نے ان وارداتوں میں ملوث تمام ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کرنے کی سخت ہدایات جاری کی ہیں اور ملزمان کی تلاش کے لیے پولیس کے خصوصی دستے روانہ کر دیے گئے ہیں۔ چونکہ یہ حملہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے اس لیے اس میں کئی افراد کے شامل ہونے کا قوی امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس ہولناک واقعے سے شہر میں سخت تناؤ کا ماحول ہے لیکن پولیس نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ حالات مکمل طور پر قابو میں ہیں اور شہریوں کو افواہوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔

کینال روڈ پر گروہی تصادم میں ایک شخص نے گنوائی جان

بدلے کی آگ میں سرکاری ہسپتال میں گھس کر ۲/لوگوں کا بہیمانہ قتل

ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کا ۲۴/گھنٹے فراہمی آب کا تجربہ ناکام

میئر کے ابتدائی ۱۰۰/دن کے پروگرام کے اہم ترین منصوبے میں ہی خامی

ناندیڑ: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی میئر کویتا مزے نے ۱۰۰/دن کا ترقیاتی خاکہ تیار کر کے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے، تاہم اس خاکے کے پہلے ہی منصوبے کے ناکام ہونے کے مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ کوٹھا علاقے میں تجرباتی بنیادوں پر شروع کیے گئے ۲۴ گھنٹے پانی کی فراہمی کے منصوبے کا بھٹہ بیٹھ گیا ہے، جس کی وجہ سے اب یہ چرچا عام ہو گئی ہے کہ یہ تجربہ بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ ناندیڑ کے وشنو پوری ڈیم میں پانی کا وافر ذخیرہ موجود ہونے کی وجہ سے شہر کے کوٹھا علاقے میں کچھ نلکوں پر میٹر نصب کیے گئے ہیں۔ بلدیہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس میٹر کے حساب سے پانی کا بل آئے گا اور ۲۴/گھنٹے پانی فراہم کیا جائے گا۔ تجرباتی بنیادوں پر کوٹھا علاقے کے ۱۴۱۴/گھروں کو اس منصوبے سے فائدہ پہنچنا تھا۔ اس منصوبے کے تحت میئر کویتا مزے اور مقامی بلدیاتی اراکین نے انتہائی دھوم دھام سے اس کا آغاز سابق وزیر اعلیٰ اشوک چوہان کے ہاتھوں ۳۰/مارچ کو کوٹھا میں کروایا۔ اس طرح بلدیاتی صدر کے ۱۰۰/دن کے ترقیاتی خاکے کا اہم ترین حصہ سمجھے جانے والے ۲۴/گھنٹے فراہمی آب کے منصوبے کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳۰/مارچ کے بعد گزشتہ ۴ دنوں کے دوران ۱۴۱۴/گھروں میں سے کئی گھروں کے نلکوں میں پانی آیا ہی نہیں۔ لہٰذا بلدیہ کی عدم توجہی کے باعث ۲۴/گھنٹے پانی کی فراہمی کا منصوبہ مکمل طور پر ناکام ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ بلدیہ کے محکمہ فراہمی آب نے کوٹھا علاقے کے روی نگر، بسویشور نگر، وکاس نگر، اور شری پاؤنگر جیسے علاقوں میں تقریباً تمام نلکوں پر یہ میٹر نصب کر دیے ہیں۔ یہ تنصیب تجرباتی بنیادوں پر کی گئی ہے۔ مستقبل میں پورے شہر کے نلکوں پر یہ میٹر لگا کر پانی کے استعمال کے حساب سے متعلقہ صارف کو بل بھیجنے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ریاست کے کئی علاقوں میں یہ منصوبہ جاری ہے۔ ناندیڑ میں بھی اس منصوبے کو شروع کرنے کے لیے بلدیہ کافی پرجوش ہے۔ تاہم، افتتاحی تقریب کے پہلے دن ۱۴۱۴/گھروں کو ۲۴/گھنٹے پانی ملا، لیکن اس کے بعد بیشتر گھروں میں پانی بالکل نہیں آیا۔ گزشتہ ۴/دنوں سے اس علاقے میں پانی کی عدم فراہمی پر شہریوں کی جانب سے شدید غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش ڈویفوڈے کو جمعہ کے دن اس صورتحال کی اطلاع ملنے کے بعد، انہوں نے متعلقہ محکمہ فراہمی آب سے اس بارے میں بازپرس کی۔ اس کے بعد یہ نظام ہڑبڑا کر جاگ اٹھا اور دوپہر کو پانی کی فراہمی بحال کر دی گئی، لیکن اس کے محض ۲/گھنٹے بعد ہی نلکوں میں پانی آنا دوبارہ بند ہو گیا۔ اس صورتحال کی وجہ سے یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا اس منصوبے پر عمل درآمد کے لیے ماہرین کی تقرری نہیں کی گئی تھی۔ ۳۰/مارچ کو سابق وزیر اعلیٰ اشوک چوہان کے ہاتھوں کوٹھا میں ایک پانی کی ٹنکی کا افتتاح کیا گیا، جس کے بعد ۲۴/گھنٹے پانی کی فراہمی کے منصوبے کا تجرباتی آغاز ہوا۔ تاہم، مجموعی صورتحال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں جوش دکھانے والوں نے بڑے زور وشور سے منصوبے کا آغاز تو کر دیا، لیکن اس کے بعد اس کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ گزشتہ چند برسوں سے بلدیہ میں سرکاری افسران کی عملداری تھی اور اب عوامی نمائندے آ چکے ہیں، لہٰذا اس منصوبے کی ناکامی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کے درمیان تاحال ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکی ہے۔ میونسپل کارپوریٹر ابھیشیک سودے نے واضح کیا ہے کہ آئندہ دنوں میں پانی کی فراہمی کو مزید بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے پورے شہر میں نافذ کیا جائے گا۔ تاہم، یہ منصوبہ ۲۴/گھنٹے صحیح چلنے کے بعد منقطع ہو جانے اور بڑے طمطراق سے کیے گئے افتتاح کے بعد شہریوں کی خوشیوں پر پانی پھر گیا ہے اور انہیں بلاوجہ شدید ذہنی اذیت برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔

عمری میں ۲/گروہوں کے درمیان تصادم

پولیس کی بروقت مداخلت سے حالات قابو میں

عمری: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ گزشتہ ۴، ۵ دنوں سے ناندیڑ ضلع مرکزی امدادی بینک کے ناظم کے عہدے کے انتخابات میں حق رائے دہی استعمال کرنے کے مقصد سے مقامی امدادی انجمنوں کے اراکین کی جانب سے گاؤں گاؤں قرارداد یں منظور کرنے کا عمل جاری ہے۔ عمری مقامی امدادی انجمن کے اراکین کی جانب سے قرارداد منظور کرنے کا یہ عمل عمری شہر میں ۴/اپریل بروز ہفتہ شروع ہوا تھا۔ اس دوران ۲/گروہوں کے درمیان اچانک تصادم ہو جانے کی وجہ سے شہر میں کشیدگی چھائی ہوئی ہے۔ تاہم پولیس نے بروقت مداخلت کر کے صورتحال پر قابو پا لیا اور کسی بھی بڑے ناخوشگوار واقعے کو ٹال دیا۔ فی الحال عمری شہر میں بڑے پیمانے پر پولیس اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں اور تھانہ دار جے پرکاش گنگے نے بتایا ہے کہ دوپہر تک اس واقعے کی کوئی باقاعدہ شکایت درج نہیں کروائی گئی ہے۔ مقامی امدادی انجمن میں قرارداد منظور کرنے کے حوالے سے ہفتے کی صبح عمری میں انجمن کے اراکین کا ایک اہم اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ اس دوران ایک رکن غیر حاضر رہا، جس کی وجہ سے قرارداد باقاعدہ طور پر منظور نہیں ہو سکی۔ تاہم اسی دوران ایک معمولی سی بات پر گورٹھے کراد کولے گروجی کے حامی گروہوں کے درمیان تلخ کلامی شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں وہاں سخت کشیدگی پیدا ہو گئی۔ پولیس کی جانب سے بروقت مداخلت کیے جانے کے باعث معاملہ فوراً رفع دفع ہو گیا۔ تاہم دوپہر تک اس سلسلے میں کسی بھی فریق کی جانب سے پولیس میں کوئی باقاعدہ شکایت درج نہیں کروائی گئی تھی۔ واضح رہے کہ ضلعی بینک کے انتخابات کے پیش نظر گورٹھے کراد کولے گروجی کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی شروع ہو چکی ہے اور ان انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے دونوں گروہوں کی جانب سے زور وشور سے سرگرمیاں جاری ہیں۔

غیر قانونی پٹاخہ کارخانے پر چھاپہ، لاکھوں کا دھماکہ خیز مواد ضبط

سمساپور علاقے میں پولیس کی کاروائی، ۲/افراد پر مقدمہ درج

پربھنی: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ سمساپور علاقے میں غیر قانونی طور پر پٹاخے بنانے کا کارخانہ چلائے جانے کا چونکا دینے والا انکشاف دیہی پولیس کی جانب سے جمعرات ۲/اپریل کی شام مارے گئے اچانک چھاپے کی کاروائی میں ہوا ہے۔ اس دوران دھماکہ خیز مواد، کیمیائی سفوف اور بڑی مقدار میں تیار شدہ دیسی بم سمیت کل ۱/لاکھ ۹۱/ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا ہے اور ۲/افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں پولیس سے موصولہ مزید معلومات کے مطابق، جمعرات ۲/اپریل کی شام تقریباً ۴ بج کر ۱۰/منٹ پر سمساپور علاقے کے حلقہ نمبر ۹۴/کے ایک کھیت پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ ۶/کمروں کے ایک گودام میں پٹاخے بنانے کے لیے درکار دھماکہ خیز مواد بڑی مقدار میں ذخیرہ کیا گیا تھا۔ اس کاروائی میں ایلومینیم کا سفوف، گندھک، قلمی شورہ، مختلف کیمیائی آمیزے، تیار دیسی بم، جلانے والے تار، سوتلی کی رسی، باندھنے کا سامان اور شناختی پرچیاں جیسی اشیاء کا بڑا ذخیرہ پایا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ کچھ کمروں میں تیار دیسی بم بوریوں میں بھر کر رکھے گئے تھے، جس کی وجہ سے کسی بڑے حادثے کے خطرے کا امکان ظاہر کیا جا رہا تھا۔ اس معاملے میں سنجے سداشو شدے جن کی عمر ۵۶/سال ہے اور سدرشن سداشو شدے جن کی عمر ۴۶/سال ہے، دونوں رہائشی لہوجی نگر، پربھنی کے خلاف دھماکہ خیز مواد کے قانون ۱۹۰۸/اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت دیہی پولیس تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ملزمان نے بغیر کسی اجازت کے غیر قانونی طور پر پٹاخے بنانے کا کاروبار شروع کیا تھا۔ دریں اثناء، نائب ایس پی پولیس وائھمارے، معاون پولیس انسپکٹر راجگرو، پولیس کے نائب انسپکٹر موہتے اور پولیس اہلکار دھبڑے نے جائے وقوعہ کا دورہ کر کے جائزہ رپورٹ تیار کی ہے۔ نیز جمعہ ۳/اپریل کی دوپہر کے وقت ضلع ایس پی رویندر سنگھ پردیشی نے دیگر پولیس افسران کے ہمراہ جائے وقوعہ کا معائنہ کیا ہے۔ یہ کاروائی اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں انجام دی گئی ہے اور پولیس کے نائب انسپکٹر موہتے کی قیادت میں تفتیش جاری ہے۔ ملزمان کو فی الحال نوٹس دے کر چھوڑ دیا گیا ہے اور اس معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ اس واقعے سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ غیر قانونی پٹاخہ سازی شہریوں کی حفاظت کے لیے ایک سنگین خطرہ پیدا کر رہی ہے۔ اس واقعے کی وجہ سے علاقے میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا ہے اور شہریوں کی جانب سے یہ پرزور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ رہائشیوں کی جانوں کے لیے سنگین خطرہ پیدا کرنے والے ایسے غیر قانونی دھماکہ خیز کارخانوں کے خلاف سخت ترین کاروائی کی جانی چاہیے۔

ناندیڑ۔ نظام الدین کے درمیان ہفتہ وار ٹرین کی 16 پھیریاں چلانے کا اعلان

ناندیڑ: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ گرمیوں کے موسم میں مسافروں کی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی وسطی ریلوے نے حضور صاحب ناندیڑ اور حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشن کے درمیان 16 ہفتہ وار سمر اسپیشل ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق، ٹرین نمبر 07621 حضور صاحب ناندیڑ سے حضرت نظام الدین کے لیے 11 اپریل 2026 سے 30 مئی 2026 تک ہر ہفتہ کے دن صبح 45:08 بجے روانہ ہوگی اور اگلے دن دوپہر 00:02 بجے حضرت نظام الدین پہنچے گی۔ اس دوران کل 8 فیرے چلائے جائیں گے۔ یہ ٹرین 11، 18، 25 اپریل اور 02، 09، 16، 23 اور 30 مئی 2026 کو روانہ ہوگی۔ اس ٹرین کی ریزرویشن 5 اپریل 2026 کی صبح 00:08 بجے سے شروع ہوگی۔ واپسی کے سفر میں، ٹرین نمبر 07622 حضرت نظام الدین سے حضور صاحب ناندیڑ کے لیے 12 اپریل 2026 سے 31 مئی 2026 تک ہر اتوار کی رات 40:09 بجے روانہ ہوگی اور تیسرے دن رات 35:12 بجے ناندیڑ پہنچے گی۔ اس ٹرین کے بھی 8 فیرے مقرر کیے گئے ہیں، جو 12، 19، 26 اپریل اور 03، 10، 17، 24 اور 31 مئی 2026 کو چلیں گے۔ یہ خصوصی ٹرینیں دونوں سمتوں میں پرنا، پربھنی، سیلو، پرتور، جالنا، چھترپتی سمبھاجی نگر، منماڈ، جلگاؤں، بھساول، کھنڈوا، اٹاری، بھوپال، بینا، جھانسی، گوالیار، آگرہ کینٹ اور متھرا اسٹیشنوں پر رکیں گی۔ ٹرینوں میں 3AC، 2AC، سلیپر اور جنرل سیکنڈ کلاس کوچ دستیاب ہوں گے، جس سے گرمیوں کے دوران مسافروں کو اضافی سہولت فراہم کی جائے گی۔

ناسک ضلع میں کار کنویں میں گری، ۶/بچوں سمیت ۹/افراد دردناک موت

ناسک: ۴/اپریل:۔ مہاراشٹر کے ناسک کے ڈنڈوری میں ایک المناک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک کار پانی سے بھرے کنویں میں گر گئی۔ حادثے میں 9 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ کار سیدھے کنویں میں گر گئی۔ خبروں کے مطابق اندور گاؤں کے سنیل درگوڑے کے کنبہ اور ان کے رشتہ داروں سمیت 9 لوگ اس حادثے میں المناک طور پر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ یہ افسوسناک واقعہ ایک سماجی اجتماع سے گھر واپس آتے وقت پیش آیا۔ حادثے میں جان گنوانے والوں میں چھوٹے بچے اور دو خواتین شامل ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ حادثہ ڈرائیور کے گاڑی پر سے کنٹرول کھونے کی وجہ سے پیش آیا۔ رات گئے گاڑی کو کرین کی مدد سے کسی طرح باہر نکالا گیا۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کار ماروتی سوزوکی ارٹیگا ہے۔ جائے وقوعہ پر فوری طور پر مقامی لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ کافی کوشش کے بعد کرین کی مدد سے گاڑی کو باہر نکالا گیا۔ اس المناک حادثے میں کار میں سوار 3 بچوں کی بھی دردناک موت ہو گئی ہے۔ ڈنڈوری شہر کے شیواجی نگر واقع کنویں میں ایم ایچ۔ 15 بے ایس۔ 1053 ارٹیگا کار گر گئی۔ بتا دیں کہ ریسکیو آپریشن شروع کرنے کے بعد جب تک کار میں سوار لوگوں کو باہر نکالا گیا تب تک سبھی نے دم توڑ دیا تھا۔ متوفیوں میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد شامل ہیں۔ این ڈی آر ایف، مقامی انتظامیہ اور شہریوں نے دیر رات تک متاثرین کو بچانے کے لیے انتھک محنت کی۔ رات کی تاریکی میں کنویں کے اندر سے لوگوں کو نکالنے میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی تحصیلدار مکیش کاملے، پولیس انسپکٹر بھگوان ماتھورے، چیف آفیسر سندیپ چودھری، پولیس، فائر بریگیڈ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم اور مقامی افراد فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ کنواں پانی سے بھرا ہوا تھا، جس کی وجہ سے ریسکیو آپریشن میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ نصف شب کے قریب دو کرینوں کی مدد سے کار کو کنویں سے باہر نکالا گیا۔ اس حادثے میں کار سے آٹھ افراد کی لاشیں نکالی گئیں، جبکہ کنویں میں ڈوبی ایک بچی کی تلاش کے لیے خصوصی سرچ آپریشن شروع کیا گیا۔ اس کے بعد اس بچی کی لاش بھی برآمد کر لی گئی۔ حادثے میں ہلاک ہونے والوں میں سنیل دتاتریہ درگوڑے (32)، ریشما سنیل درگوڑے (27)، راگنی عرف گن ونتی (10)، مادھوری انیل درگوڑے (13)، شروانی انیل درگوڑے (11)، آشا انیل درگوڑے (32)، شریش انیل درگوڑے (11)، سرشٹی انیل درگوڑے (14) اور سمردھی راجیش درگوڑے (7) شامل ہیں۔ واقعے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے این ڈی آر ایف کی ٹیم بھی موقع پر پہنچ گئی اور رات دیر تک ریسکیو آپریشن جاری رہا۔ ڈنڈوری پولیس نے اس دلخراش واقعے کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہیں۔ مہاراشٹر کے ناسک ضلع کے ڈنڈوری میں کنویں میں کار گرنے کے حادثے کے بعد پولیس نے کنویں کے مالک راجیندر راجے کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ حادثے کے بعد ریاستی وزیر گریش مہاجن اور وزیر زہری زروال نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر گریش مہاجن نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے واقعے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کے لیے ۵۔۵ لاکھ کی مالی امداد کا اعلان کیا ہے اور واقعے کی تحقیقات کا حکم بھی دیا ہے۔

سنیترا پوار نے ادھوٹھا کرے کو کیا فون، بلا مقابلہ منتخب ہوں گی نائب وزیر اعلیٰ؟

بارامتی ضمنی الیکشن سے متعلق ریاست میں سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ اس درمیان ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق، نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار نے ادھوٹھا کرے سے فون پر بات کی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ این سی پی اجیت پوار کا گروپ اور مہایوتی بارامتی میں ضمنی الیکشن میں بلا مقابلہ منتخب کرانے کے حق میں ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ این سی پی (شرد پوار گروپ) سے متعلق بھی دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی اس موضوع پر مساوی نظریہ رکھتا ہے، جس سے سیاسی حالات مزید دلچسپ ہو گئے ہیں۔ وہیں کانگریس کی طرف سے امیدوار کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ اب سنیترا پوار کے بلا مقابلہ منتخب ہونے سے متعلق تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے اندر سنیترا پوار کے خلاف امیدوار نہیں اتارنے سے متعلق پوری طرح سے اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ ذرائع کے مطابق، کانگریس بارامتی سیٹ سے اپنا امیدوار اتارنے پر تبادلہ خیال کر رہی ہے، جس سے بلا مقابلہ الیکشن ہونے کے امکان پر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔ سنیترا پوار بارامتی سے 6 اپریل کو پرچہ نامزدگی داخل کرنے والی ہیں۔ کانگریس کے اس فیصلے سے سنیترا پوار کو الیکشن میں انتخابی تشہیر میں اترنا پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں اب سب کی نظریں ادھوٹھا کرے کے فیصلے پر مرکوز ہیں کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ ادھوٹھا کرے کا فیصلہ بدلے کر سکتا ہے کہ بارامتی ضمنی الیکشن میں سنیترا پوار بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گی یا پھر مقابلہ ہوگا۔ ذرائع کے مطابق، اسی سلسلے میں سنیترا پوار نے ادھوٹھا کرے سے فون پر بات کی ہے۔ واضح رہے کہ بارامتی سیٹ سے اجیت پوار رکن اسمبلی تھے۔ مہایوتی کی حکومت میں وہ نائب وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے، لیکن 28 جنوری کے بارامتی میں ایک طیارہ حادثے میں ان کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد ان کی اہلیہ سنیترا پوار کو مہاراشٹر کا نائب وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔

غیر قانونی سودی کاروبار اور تشدد کے الزامات میں خالصہ فنانس کے ۵/ملازمین گرفتار

ناندیڑ: ۴/اپریل (ورق تازہ نیوز):۔ قرض کی رقم ادا نہ کرنے پر ۲/شہریوں کو زبردستی اٹھا کر لے جانے، انہیں دفتر میں قید رکھ کر وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنانے والے اور غیر قانونی سود خوری کا کاروبار کرنے والے گروہ کو مقامی سراغ رساں دستے نے بے نقاب کر دیا ہے۔ شہر کے انا بھاؤ ساٹھے چوک علاقے میں جاری اس غیر قانونی سود خوری میں ملوث ۵/ملزمان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے، جبکہ سرغنہ سمیت مزید ۵/افراد فرار ہیں۔ پولیس کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق پیر بربان کے رہائشی عابد علی چاؤس اور اردھاپور کے رہائشی سمادھان جوند حلے نے مالیاتی ادارے کی رقم ادا نہیں کی تھی۔ اس بات کا غصہ دل میں رکھتے ہوئے ملزمان نے ۲۸/مارچ کو ان دونوں کو ان کے علاقے سے زبردستی موٹر سائیکل پر بٹھا کر ساٹھے چوک میں واقع خالصہ مالیاتی ادارے اور گروکرپا تاجران کے دفتر میں لے آئے۔ وہاں انہیں بے دردی سے پیٹا گیا اور قید کر کے رکھا گیا۔ تفتیش سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ رقم کی وصولی کے لیے ان شہریوں پر شدید ظلم وستم کیا گیا۔ ضلع ایس پی اویناش کمار کے احکامات پر مجرموں کی تلاش کے دوران، پولیس کے نائب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کے دستے کو اطلاع ملی کہ اس معاملے کے ملزمان ساٹھے چوک میں موجود ہیں۔ اطلاع ملتے ہی دستے نے جال بچھا کر خالصہ مالیاتی ادارے کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اس کاروائی کے دوران پولیس نے ۵/افراد کو رنگے ہاتھوں حراست میں لے لیا۔ پولیس نے مظہر خان نوید خان، رہائشی نوری چوک، ابھیجیت پرکاش سوریہ ونشی رہائشی وشنو نگر، سمیت رام داس ڈھولے، رہائشی سنگھ سین نگر، ابھے گوتم بھجبل رہائشی گوتم نگر، اور انیکیت راجو بیر اپورم رہائشی نارائن نگر نامی ملزمان کو باقاعدہ گرفتار کر لیا ہے۔ دریں اثناء، پولیس کی جانب سے عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر کوئی غیر قانونی سود خوری یا قرض وصولی کے لیے انہیں پریشان کر رہا ہو، تو شہری بغیر کسی خوف کے فوری طور پر پولیس سے رابطہ قائم کریں۔ اس گروہ کا سرغنہ اور مالیاتی ادارے کا مالک موتی سنگھ میجر، سہیل خان، سید اعظم، شبھم کامبلے اور ایک کم عمر لڑکا فی الحال فرار ہیں۔ لوکل کرائم برانچ نے پکڑے گئے تمام ۵ ملزمان کو مزید قانونی کاروائی کے لیے بھاگیہ نگر پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔

ضرورت ہے

الیکٹریشن کام کیلئے لڑکوں کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند نوجوان ربط قائم کریں۔

موبائل نمبر

9552319797

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

ادبی صفحہ

نقشِ سخن

روزنامہ ورق تازہ (ناندیڑ) کے ہفت روزہ ادبی صفحہ "نقشِ سخن" کا آغاز...

ادب صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ معاشرے کا آئینہ اور تہذیب کی روح ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم معیاری ادب، تحقیقی مقالات اور تخلیقی جوہر کو ایک نئی پہچان دینے کے لیے "نقشِ سخن" کے عنوان سے ایک خصوصی ادبی صفحہ شروع کر رہے ہیں۔

ہم ملک بھر کے نامور ادباء، کہنہ مشق شعراء اور ابھرتے ہوئے نئے قلمکاروں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی غیر مطبوعہ ادبی تخلیقات ہمیں درج ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔

smak.arts5@gmail.com

SMAK ARTS & GRAPHICS, NANDED

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111

MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس

سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم

صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

عبدالماجد 9545332211 عبدالرحمٰن 8999942523

زینت جیولرس

پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

Mob: 9860871766 : پروپرائٹر: محمد انیس

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔